خواصِ گُلِ سُرخ

گُلاب کا پھول

حکیم محمد عبد اللہ

ناشر

مکتبہ تعمیر انسانیت، گجر گلی، اندرون موچی دروازہ، لاہور

فہرست مضامین

عرض ناشر

حکیم محمد عبد اللہ صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں طبی حلقوں میں آپ صرف معروف ہی نہیں بلکہ ایک اونچا مقام رکھتے ہیں۔ آپ کی زیر ادارات ایک عرصہ تک رسالہ "العلاج" بھی نکلتا رہا۔ آپ کی بلند پایہ تصانیف ہر ایک سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ پوشیدہ اور قیمتی نسخہ جات کو افادہ عام کے لیے پیش کرنا آپ کا مقصد زندگی ہے۔ زیر نظر تالیف " خواص گل سرخ" اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ آپ کی خواص سیریز کو جس طرح مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ اسے بھی پسند فرمائیں گے۔

اس کتاب کی افادیت کے لحاظ سے ہم نے اس کو آفسٹ کی پاکیزہ اور حسین کتابت و طباعت سے آراستہ کر کے پیش کیا ہے اور حتی الامکان اس کو غلطیوں سے مبرا رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اس ایڈیشن کو نئی ترتیب اور اضافے کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں بے شمار نئے نسخہ جات شامل کیے ہیں۔ جس طرح ہماری کتاب پھلوں سے علاج اور خواص بادام کو قبول عام حاصل ہوا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے قارئین ہماری اس پیش کش کو بھی اسی طرح قبول عام کا درجہ دیں گے۔

نیاز مند!

محمد سعید اللہ صدیق

15 دسمبر سنہ 1972

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ابتدائی کلمات (طبع اول)

یہ رسالہ خواص گل سرخ یعنی گلاب کے پھول کے فوائد پر مشتمل ہے۔ میں نے اس لائن میں دو چار نہیں بفضل تعالی درجنوں کتابیں لکھی ہیں۔ درجنوں کتابیں سن کر حیران نہ ہوں اور یہ بد گمانی بھی نہ فرمائیے کہ دماغ سے گھڑ گھڑ کے افسانے کی طرح لکھتا چلا گیا ہوں گا بلکہ ایک ایک چیز کے خواص و فوائد پر الگ الگ کتابیں لکھنے کی مختصر تاریخ سن لیجیئے کہ میں نے ابتداء میں پھٹکڑی اور نمک اور ریٹھے پہ الگ الگ رسائل لکھے تھے جن میں سے اکثر نسخہ جات میرے تجربہ پر مشتمل تھے۔ چونکہ ایسے رسائل کی ہر شخص کو ضرورت تھی اس لیے یہ پمفلٹ ملک میں بے حد مقبول ہوئے اور اچھے اچھے طبیبوں، لیڈروں اور عالموں نے میری حوصلہ افزائی فرمائی اور اسی خطوط پر مزید کام کرنے کی ترغیب دلائی۔ چنانچہ اس کے بعد درختوں میں سے نیم، کیکر، پیپل، برگد ارنڈ اور سبزی ترکاریوں میں سے مولی، گاجر، کدو، تربوز وغیرہ اور پھلوں میں سے سیب، سنترہ، انگور، بادام وغیرہ اور جڑی بوٹیوں میں سے ستیاناسی، آک، گھیکوار وغیرہ اور گھروں میں عام ملنے والی اشیاء میں سے ہلدی، مرچ، کشنیز، لہسن وغیرہ پر الگ الگ تین درجن سے زائد کتب لکھ دیں جو کہ بفضل تعالی سب ہی اپنی اپنی جگہ پسند کی گئیں۔ آج اسی سلسلہ کی کڑی گلاب کا پھول پیش کر رہا ہوں اور اس کی طباعت وغیرہ کا کام اپنے محترم دوست شیخ محمد قمر الدین صاحب کے سپرد کرتا ہوں۔ اس امید پر کہ جس طرح خالق کائنات نے گل سرخ کو خوبصورتی اور دلکشی کا پیکر بنایا ہے، اسی طرح حق الوسع اس کے خواص کی کتاب کو دیدہ زیب و حسین و جمیل بنا کر آپ لوگوں کی خدمت ہیں پیش کریں۔ محمد عبد اللہ عفی عنہ

مقام اسلامی آبادی، تحصیل سرسہ، ضلع حصار

خواص گل سرخ

گل سرخ کا تعارف

مختلف نام:-

عربی: ورد احمر، ہندی: گلاب کا پھول، فارسی: گل سرخ، سنسکرت: ستاپتری، انگریزی: ریڈ روز (RED ROSE)، لاطینی: روز اینٹی فولیا۔

فی الحقیقت گلاب یعنی آبِ گل عرق گل سرخ کو کہتے ہیں لیکن غلط طور پر اردو ہندی بلکہ بعض فارسی کے اشعار میں بھی گل سرخ کو گلاب کے نام سے بولا جاتا ہے۔

صفات و شناخت:-

یہ ایک مشہور درخت کا پھول ہے۔ خوشبو دار با سرخ رنگ۔ بعض میں سرخی کم ہوتی ہے اور زرد صندلی رنگ کے ہوتے ہیں۔ بعض سفید اور دوسری پنکھڑیوں والے جن کو مضاعف اور صد برگ ہزاری کرتے ہیں۔ بعض کی پتیاں بہت کم ہوتی ہیں۔ چنانچہ سدا گلاب کے پھول کی پنکھڑیاں کم ہوتی ہیں اور یہ بارہ مہینے پھولتا رہتا ہے۔

گل سرخ مزے میں تلخ، تیز اور قابض ہوتا ہے۔ اس میں تھوڑی سی شیرینی پائی جاتی ہے۔ زبان خشک ہو جاتی ہے۔ اس میں تلخی کم ہو جاتی ہے۔ اس لیے تازہ اسہال لاتا ہے اور خشک مسہل نہیں ہے۔ اصلی گلاب صرف چیت کے مہینے میں پھولتا ہے۔ اس کو موسم سے پہلے تراش دیتے ہیں۔ تب وہ زیادہ پھول دیتا ہے۔

یہ بستانی اور جنگلی دو طرح کا ہوتا ہے۔ جنگلی میں کانٹے زیادہ ہوتے ہیں اور اس کے پھول میں چنداں خوشبو نہیں ہوتی اور اس کی پتیاں صرف چار ہوتی ہیں۔ مطلق گل سرخ سے بستانی مراد ہوتا ہے۔ اس کی ایک قسم پہاڑوں میں خود رو ہوتی ہے۔ یہ بہترین قسم ہے، خوشبو، رنگت اور جسامت میں یہ مسبوق الذکر دونوں قسموں سے اچھا ہوتا ہے۔

رنگ، بو اور جسامت کے لحاظ سے گلاب اٹھارہ قسم کا ہوتا ہے مگر دوا میں وہی کام آتا ہے جو ابتدائے ربیع اور آخر سرما میں پھولتا ہے۔ یہ نہایت خوشبو دار اور گلابی رنگ کا ہوتا ہے۔ اسے گل سرخ فصلی اور بہاری کہتے ہیں۔ اکبر آبادی گلاب تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ اس کے بعد پشاوری پھر کشمیری۔ اس کے بھگونے سے خوشبو دار ذائقہ پانی میں آ جاتا ہے۔ اس کی خوشبو ایک لطیف روغن سے ہے جسے اس کا عطر کہتے ہیں۔

طبیعت:-

اکثر اطباء کے نزدیک معتدل یا مرکب القوی ہے۔ بعض اسے سرد خشک مانتے ہیں۔

تاریخ:-

فی الحقیقت گلِ گلاب میں کچھ اس قسم کا جمال ہے کہ وہ دنیا کے جس حصہ میں آ جاتا ہے اپنے قدر دان پیدا کر لیتا ہے۔ یہ اپنی خوبصورت رنگت اور دلربا نزاکت اور بھینی بھینی خوشبو کی وجہ سے عوام الناس کا عموماً اور شعراء کرام کا خصوصاً منظور نظر رہا ہے۔ انسان نے جب سے پھولوں کی قدر و قیمت کو سمجھا ہے اسی زمانے سے تمام پھولوں میں گلاب کے پھول کا رتبہ تقریباً تمام پھولوں سے بلند رہا ہے اور گلاب کی تاریخ اتنی پرانی ہے کہ یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ انسان سب سے پہلے کسی زمانے اور کسی خطۂ زمین میں اس نعمت عظمیٰ سے روشناس ہوا۔ ہاں البتہ اتنا معلوم ہے کہ مصر کی پرانی مذہبی کتب میں اس کا ذکر پایا جاتا ہے۔ بابل کے باغ میں اس پودے کا پایا جانا پرانی کتب میں موجود ہے۔ کہا جاتا ہے کہ 250 قبل از مسیح سومرا محم نامی رانی نے گلاب کا باغ لگوایا تھا۔ اسی طرح یہ چیز بھی بعض

کتب میں لکھی ہوئی پائی گئی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے عید مبارک میں یہودی گلاب کی کاشت کرتے تھے۔

بائیبل کے بعض نسخوں میں لکھا ہے کہ فلسطین اور سیریا میں گلاب کافی پایا جاتا تھا اور اس زمانے کے لوگ اس کی خوشنما رنگت اور خوشبو کی پوری قدر کرتے تھے۔ دمشق مدتوں سے گلاب کے عطر اور گلاب کے شربت کی وجہ سے مشہور رہا ہے۔

مصر کی پرانی کتھاؤں میں ہرپو کریٹس نامی جو دیوتا شانتی اور متانت کی مورت سمجھے جاتے تھے اُن کو گلاب سے تشبیہ دی گئی ہے۔

پرانے زمانے میں مصر کی عمارتوں کی چھتوں پر گلاب کی تصویر بایں مقصد بنائی جاتی تھیں کہ کمرہ میں شور و غل نہیں ہونا چاہیے۔

رومن سلطنت کے عروج کے دنوں میں گلاب کثرت سے استعمال ہوتا تھا۔ امیر عورتیں اور مرد پھول کی پتیوں کی سیج بچھا کر سویا کرتے تھے۔

روم کے مشہور تانا شاہ نیرو نے محض دل بہلانے کے لیے گلاب کی پنکھڑیوں پر 25 ہزار پونڈز خرچ کیے تھے۔

رومیوں کا یہ تجربہ تھا کہ گل سرخ کا تاج پہننے سے کئی قسم کے سر درد دور ہو جاتے ہیں۔ رومن بادشاہ سب سے بہادر جرنیل کو گلاب کے پھول کا تحفہ دیا کرتے تھے اور عجیب بات یہ تھی کہ یہ تحفہ نایاب ان کے ملک میں پیدا نہیں ہوتا تھا اور خاص اہتمام سے بیرونی دنیا سے بصرف زر کثیر حاصل کیا جاتا تھا۔

فارسی کے معروف شاعر عمر خیام نے اپنی شاعری میں گلاب کی خوب خوب تعریف کی ہے۔ سلطان صلاح الدین ایوبی (کثر اللہ امثالہ) نے جب دمشق کی جامع مسجد عیسائیوں کے ہاتھوں سے واپس لی تو پانچ سو اونٹوں پر عرق گلاب منگوا کر اس مسجد کو دھو کر پاک کیا تھا۔

انگریزی کے مشہور شاعر جاسر نے بار بار گلاب کا ذکر کیا ہے۔ سپر نے اپنی نظموں میں کم از کم تیس بار گلاط کا ذکر کیا ہے۔ شیکسپیر نے اپنی تصانیف میں صد ہا جگہ گلاب کے پودوں کو سراہا ہے۔

یہودیوں نے اپنی ایک مذہبی تعلیم گاہ ٹمس میں یہودی طلبا کا عیسائی طلباء پر تفوق اور عظمت ظاہر کرنے کے لیے حکم دیا تھا کہ وہ اپنی چھاتی پر گلاب کا پھول ٹانک کر آئیں۔

انگلینڈ میں گلاب کا پودا پہلے پہل کب آیا؟ اس کے متعلق یقینی طور پر بیان کرنا تو مشکل ہے مگر اتنا پتہ چلتا ہے کہ بعض یورپین سیاح جو فلسطین گئے تھے وہ وہیں سے لے کر آئے۔ ہاں البتہ پندرہویں صدی عیسوی کی ابتداء میں انگلینڈ بغرض تجارت گلاب کے پودوں کی کاشت شروع ہو چکی تھی۔

ہندوستان میں یہ تو معلوم نہیں ہو سکا کہ کب سے یہ پھول وارد ہوا مگر شاہ بابر نے ہندوستان پر قابض ہونے کے بعد اس کی کاشت کرائی تھی۔ اس اجمال کی تفصیل یوں ہے کہ شاہ بابر نے پانی پت کی جنگ میں فتح عظیم حاصل کر کے جب دہلی پر قبضہ کیا تو اسے اپنی جن

محبوب چیزوں کے نہ ہونے کا احساس ہوا، اس میں گلاب سر فہرست تھا۔ چنانچہ اس نے اس وقت جو باغیچہ لگوایا اس میں گلاب بھی تھا اور میں نے ہندوؤں کی تحریروں میں یہاں تک پڑھا ہے کہ ہندوستان میں خوبصورتی کو ملحوظ رکھتے ہوئے لگانے کا نمونہ بابر ہی نے قائم کیا۔ البتہ گجرات کاٹھیاواڑ میں اس سے پہلے ایک مسلمان حاکم رشید الدین نے ستر قسم کے گلاب لگا رکھے تھے۔

آئندہ آنے والے مغل بادشاہوں کے متعلق یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ گلاب کے پھول کے بہت دلدادہ تھے اور وہ اپنے نہانے والے خوبصورت حوضوں کے بیچوں بیچ گلاب کے تازہ بتازہ پھول چھوڑ دیا کرتے تھے اور اس منظر سے بہت خوش ہوا کرتے تھے۔

مسٹر بلیک مین نے آئین اکبری کے انگریزی ترجمے میں صفحہ 51 پر لکھا ہے کہ عطر گلاب اور روح گلاب کی ایجاد ملکہ نور جہاں نے کی ہے لیکن بعض مصنفوں نے تھوڑا سا اختلاف کرتے ہوئے ملکہ نور جہاں کی والدہ کو اس کا موجد بتایا ہے۔

بہر کیف ہندوستان میں گلاب کی بہت عزت ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ یہاں ہر مذہب اور طبقہ سے لوگوں نے اپنے بچوں کے نام گلاب کے نام پر رکھتے ہیں۔ مثلاً ہندوؤں میں گلاب رائے، سکھوں میں گلاب سنگھ اور مسلمانوں میں گلاب دین۔ لاہور میں ایک معروف مطبع کے مالک رائے بہادر گلاب سنگھ گزرے ہیں۔ کشمیر کے والیوں میں سے ایک صاحب مہاراجہ گلاب سنگھ کے نام سے ہو گزرے ہیں۔ لاہور میں ایک معروف ہسپتال گلاب دیوی کے نام سے آج بھی مرجع خاص و عام ہے۔ بہر حال یہ نام ظاہر کرتے ہیں کہ ہندوستان میں بھی گلاب کے پھول سے لوگوں کو دلی لگاؤ تھا۔

افعال و خواص

یہ دواء بہت سے امراض میں مستعمل ہے۔ دواء کے واسطے نیم شگفتہ پھول توڑا ہوا زیادہ کار آمد ہے۔ بعض اطباء اس کے غیر شگفتہ غنچے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس کے افعال حسب ذیل ہیں:۔

امراض دماغ:۔

اس کے سونگھنے سے دل اور دماغ کو قوت پہنچتی ہے مگر ضعیف دماغوں میں اس کی خوشبو سے نزلہ اور زکام پیدا ہوتا ہے اور چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ اس کی اصلاح اس طرح ہو سکتی ہے کہ گلاب کا پھول سونگھتے وقت کافور اور گل بنفشہ بھی سونگھ لیا کریں۔

تازہ پھولوں کو پیس کر ضماد کرنے سے درد سر جاتا رہتا ہے۔ اگر گل سرخ دو تولہ پانی میں جوش دے کر پی لیں تو درد سر اور قبض کو دفع کرتا ہے۔

امراض سینہ اور شُش:۔

گلاب کے پھول پیس کر شربت بنفشہ یا شربت زوفا کے ساتھ چاٹنے سے دمہ کو نفع دیتی ہے۔ گلاب کا پھول جس طرح بھی استعمال کیا

جائے دل اور شُش کو قوت دیتا ہے۔

اس کی پتیوں، ڈنڈیوں یا اس کے پودوں کی شاخ کا رس پینے سے نفث الدم (خون تھوکنا) رک جاتا ہے۔ اسی طرح اس کے خیسانده تیزاب گندھک محلول تھوڑا سا ملا کر پینے سے نفث الدم (خون تھوکنا) کو نفع ہوتا ہے۔ اور سل کے پسینہ کو روکنے کے لیے مفید ہے۔

اگر گل سرخ ایک تولہ حب الآس چھ ماشہ پانی میں تر کر کے صاف کریں اور نوش فرمائیں تو نفث الدم (خون تھوکنا) کے لیے بہت نافع ہے۔

امراض قلب:-

یہ قوائے ارواح کو قوت بخشتا ہے۔ دل میں فرحت لاتا ہے۔ خفقان کی غشی کو مفید ہے۔ اگر گرمی سے بے ہوشی ہو تو اس کے سونگھنے سے ہوش آ جاتا ہے۔ یہ دل کو طاقت دیتا ہے۔

خفقان اور ضعف قلب جو گرمی کے باعث ہو، اس کے لیے گل سرخ ایک تولہ، گاؤ زبان ایک تولہ پانی میں جوش دے کر پلانے سے فوراً نفع ہوتا ہے۔

امراض معدہ:-

گل سرخ مقوی معدہ ہے۔ ریاح کو دفع کرتا ہے۔ پیاس کو بجھاتا ہے۔ چنانچہ اس کو پانی میں جوش دے کر پینا از حد مفید ہے۔

امراض امعاء مقعد:

تر و تازہ پھول بالعصر مسہل ہیں اور خشک شدہ قابض تاثیر رکھتے ہیں۔ چنانچہ ترو تازہ پھولوں کی پتیاں تین تولہ کھانے سے دس اسہال ہوتے ہیں۔ جن میں بلغم اور صفراء نکلتا ہے۔ خشک پھول اگرچہ قابض تاثیر رکھتے ہیں مگر دیگر مسہل ادویہ کے ساتھ ملا کر استعمال کیے جائیں تو دست خوب آتے ہیں۔

اس کے تازہ پھولوں کو مسوں پر ملنے سے مسے کٹ جاتے ہیں۔ اس کے جوشاندہ میں شہد ملا کر حقنہ (بتّی یا پچکاری) کرنے سے احشاء اور امعاء کے قروح کو نفع ہوتا ہے۔

گل سرخ کو مسور کے ساتھ جوش دے کہ مقعد پر باندھنے سے اس کا درد جاتا رہتا ہے۔ اس کے جوشاندہ سے استنجا کرتے رہنے سے کانچ کا نکلنا موقوف ہو جاتا ہے اور درد مقعد دفع ہوتا ہے۔

اگر معدہ، امعاء یا جگر کی کمزوری کے باعث اسہال آتے ہوں تو تخم گلاب چار ماشہ پانی میں جوش دے کہ شربت خشخاش ملا کر پینے سے اسہال بند ہو جاتے ہیں۔

امراض جگر:-

یہ جگر کو طاقت دیتا ہے اور اس کے سُدے کھولتا ہے۔

امراض اعضائے بول:-

درد گردہ کے واسطے گل سرخ ایک تولہ، حب قرطم چھ ماشہ پانی میں جوش دے کر صاف کر کے پلانا فوراً درد کو تسکین دیتا ہے۔

امراض مرداں:-

اطباء کا خیال ہے کہ گلاب کے تازہ پھولوں کو سونگھنے، کھانے اور ان کو بچھونے پر بچھا کر سونے سے باہ کو نقصان پہنچتا ہے لیکن وید اس کو مقوی باہ مانتے ہیں۔ شاید اس کا مضعف باہ اثر سرد اور بلغمی مزاجوں کے لیے مخصوص ہو۔ گرم امزجہ میں تفریح دل و دماغ کی وجہ سے اس کو مضعف باہ سمجھنا درست نہیں۔

امراض زناں:-

اس کو پیس کر رحم میں رکھنے یا اس کے جوشاندہ میں آبزن کرنے سے سیلان الرحم کو نفع پہنچتا ہے۔ گرمی کا درد رحم دفع ہوتا ہے۔ رحم کی بد بو دور ہو کر اس میں خوشبو آجاتی ہے۔ اندام نہانی تنگ ہو جاتی ہے۔ اس مطلب کے واسطے اس کی بکس کلی زیادہ موزوں ہے۔

حمیات:-

اس کے استعمال سے گرمی کا بخار دور ہو جاتا ہے۔ اس کا شربت اور گل قند اکثر گرم بخاروں میں مفید ہے۔ شربت ورد مکرر تپ ربع کو دفع کرتا ہے۔

امراض جلد:-

اس کا ضماد ورم کو تحلیل کرتا ہے۔ اس کا خشک سفوف زخموں پر چھڑکنے سے ان کو جلد بھر دیتا ہے۔ اگر خشک پھول پیس کر چیچک کے مریض کے بستر پر چھڑک دیں تو دانوں کے زخم خشک ہو جاتے ہیں۔

اس کے لیپ سے بغل اور کنج ران کی بد بو دور ہو جاتی ہے۔ زیادہ پسینہ آنا رک جاتا ہے۔ اس کو بدن پر ملنے سے خوشبو آتی ہے۔ اس کے استعمال سے چہرے کا رنگ نکھرتا ہے۔

حشرات الارض:-

گلاب کے پودے کی کڑ کو گھس کر سانپ کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے نفع ہوتا ہے۔ اگر گبریلا (Beatle) کیڑے کو گلاب

کے پھول میں ڈال دیں تو مر جاتا ہے۔ یہ اس کا قاتل ہے۔

مصلحات:-

جن امزجہ میں اس سے زکام پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو اس کی اصلاح استیون اور مرزنجوش سے کرنی چاہیے۔ یا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ کافور اور گل نیلوفر سونگھیں۔

اگر اس سے ضعف باہ کا احتمال ہو تو اس کے ہمراہ حب الزم کو استعمال کریں۔

مقدار خوراک:-

تازہ پھول تین تولہ اور خشک سات ماشہ سے چودہ ماشہ تک، پھول کی پنکھڑیوں کا رس چار تولہ تک استعمال کرنا چاہیے۔

گلاب کا پھل

جب گلاب کے پھول کی پتیاں جھڑ جاتی ہیں تو پھل ظاہر ہوتا ہے۔ صحرائی گلاب کا پھل زیتون کے پھل کی طرح ہوتا ہے اور پک کر اس کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔ مزا تھوڑا سا میٹھا اور کسیلا ہوتا ہے۔ اس کے اندر رواں اور سفید سفید سے دانے ہوتے ہیں۔ جنگلی گلاب کے پھل کو دیک کہتے ہیں۔ بستانی کا پھل عناب کی طرح ہوتا ہے۔

افعال و خواص:-

اس کا لیپ کرنے سے گرمی کا درد سر رفع ہوتا ہے۔ اسے زعفران، رسونت، صبر کے ساتھ پیس کر آنکھ پر لگانے سے درد چشم واقع ہوتا ہے۔ درد ریح کو فائدہ ہوتا ہے۔ اسے منہ میں چھڑکنے یا جوش دے کر کلیاں کرنے سے بسور دہان کو نفع ہوتا ہے۔ مسوڑھے مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اس کو پیس کر دانتوں پر ملنے سے مسوڑھوں میں قوت آتی ہے۔

اس کے جوشاندے سے غرغرہ کرنے سے خناق کو فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے کھانے سے دل، معدہ، جگر کو قوت حاصل ہوتی ہے۔ صفراوی دست بند ہو جاتے ہیں۔ معدہ میں طاقت آتی ہے۔ یہ مقوی امعاء بھی ہے۔ جس عضو پر اس کا ضماد کیا جائے اس پر مواد نہیں گرتا اور اس میں قوت آ جاتی ہے۔ اس کو پیس کر زخموں پر چھڑکنے سے زخم کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے۔ اگر بدن کے کسی مقام سے خون جاری ہو تو اس کو پیس کر لگانے سے خون فوراً بند ہو جاتا ہے۔

مضرات:-

صحرائی گلاب کھانسی پیدا کرتا ہے۔ اس کا مصلح گل قند ہے۔ بستانی گلاب پھیپھڑے کو مضر ہے۔ اس کی اصلاح کتیرا سے کی جاتی ہے۔

مقدار خوراک:- صحرائی گلاب کی خوراک ایک تولہ اور بستانی گلاب کی خوراک تین ماشہ تک ہے۔

گل سرخ کے مرکبات اور مشتقات

گل سرخ میں سے بعض مشتقات نکالے سے جاتے ہیں۔ نیز اس سے کئی مرکبات تیار کیے جاتے ہیں۔ چنانچہ

معجون گل سرخ (گل قند)

نسخہ:- گل شریف کی تازہ پنکھڑیاں ایک حصہ، صاف شکر تین حصہ کھرل میں خوب کوٹ کر مخلوط کریں اور رکھ دیں۔

افعال:- مفرح اور ملطف ہے۔ **مقدار خوراک:-** دو ماشہ سے چار ماشہ تک۔

خیساندہ گل سُرخ تُرش

نسخہ:- گل سرخ کی خشک پنکھڑیاں ایک تولہ، تیزاب گندھک محلول آٹھ ماشہ، کھولتا ہوا آب مقطر دس چھٹانک۔ تیزاب کو آب مقطر میں ملا کر گل سرخ کی پنکھڑیوں کو دس منٹ تک اس میں بھگو کر چھان لیں۔

فوائد:- نفث الدم (خون تھوکنا)، مرض سل کا پسینہ روکنے اور سوزش حلق اُسترخا میں مفید ہے۔ **مقدار خوراک:-** ایک تولہ سے دو تولہ تک۔

پاشویہ گل سرخ

نسخہ:- گل سرخ ایک تولہ، نیلوفر چار تولہ، تراشہ پیٹھا، تراشہ کدوئے دراز، سبوس گندم ہر ایک تولہ، کشنیز تر، نمک خوردنی ہر ایک دو تولہ، برگ کنار چھ تولہ پانی میں جوش دے کر پاشویہ کروا دیں۔ **فوائد:-** سر سام حار، درد سر حار اور بے خوابی کے لیے از حد مفید ہے۔

خیساندہ گل سرخ (اول)

نسخہ:- عرق گلاب خالص ایک پاؤ میں دانہ انار کابلی نیم پاؤ چینی کے پیالے میں رات بھر تر رکھیں۔ صبح مل چھان کر نوش کریں۔

فوائد:- بھوک بڑھاتا ہے۔ درد شقیقہ کو نفع دیتا ہے۔ سیلان اشک کو روکتا ہے۔

خیساندہ گل سرخ (دوم)

نسخہ:- عرق گلاب خالص نیم پاؤ میں کشمش صاف شدہ ایک تولہ بھگو کر تمام رات چینی کے پیالے میں بھگو کر رکھیں۔ صبح سونے کی سوئی سے کشمش کے دانے اُٹھا کر کھالیں۔ اوپر سے باقی ماندہ گلاب نوش کریں۔ **فوائد:-** یہ ترکیب دل کو طاقت دیتی ہے۔ فرحت لاتی ہے اور بھوک لگاتی ہے۔

خیساندہ گل سرخ (سوم)

نسخہ:- عرق گلاب دس تولہ کو کسی کھلے منہ کی بوتل میں ڈال کر اس میں پھٹکڑی چھ ماشہ، کوکنار ایک تولہ ڈال کر منہ بند کریں اور ایک ہفتہ محفوظ مکان میں رکھیں۔ اس کے بعد چھان کر شیشی میں رکھیں۔ **فوائد:-** درد چشم، سرخی چشم اور دھند کے لیے بے حد مفید ہے۔ ایک دو قطرہ آنکھ میں ڈالیں۔

حب گل سرخ

نسخہ:- گل سرخ، کشنیز خشک مقشر، طباشیر ہر ایک آٹھ ماشہ، کافور قیصوری ایک رتی، سقمونیا مشوی ایک ماشہ، کتیرا چار ماشہ، کوفتہ بیختہ پانی کے ساتھ گولیاں بنا دیں۔

فوائد:- یہ گولیاں حرارت کو تسکین دیتی ہیں۔ **مقدار خوراک:-** ایک ماشہ ہے۔

روغن گل

یہ طب یونانی کا نہایت عمدہ اور قابل قدر کثیر الاستعمال نسخہ ہے۔ اس کے کئی طریقے ہیں:-

نسخہ:- گلاب کی تازہ پنکھڑیاں سبز ڈوڈی سے علیحدہ کر کے بوتل میں بھر دیں۔ پھر بوتل کو روغن کنجد یا روغن زیتون سے پُر کریں اور منہ بند کر کے دھوپ میں رکھ دیں۔ جب پھولوں کی پتیاں سفید ہو جائیں اور ان کی طاقت تیل میں آجائے تو ان کو نکال کر اور تازہ پھولوں کی پتیاں ڈال دیں۔ اس طرح سات مرتبہ نئی پتیاں ڈال کر تجدید عمل کریں۔ شدید گرمیوں میں بیس دن تک اور جاڑوں میں چالیس روز کے اندر تیار ہوتا ہے۔ یہی اصلی روغن گل ہے جو تاثیر میں قوی ہے۔ اسے روغن گل شمسی بھی کہتے ہیں۔

بعض لوگ بوتل کو کنویں میں اس طرح لٹکاتے ہیں کہ پانی سے ایک گز کے فاصلے پر بوتل اوپر رہتی ہے اور اسی حالت میں پہلی پتیاں بدل کر تازہ ڈالتے رہتے ہیں۔ اس طریقہ سے بنا ہوا روغن گل زیادہ سرد تاثیر رکھتا ہے۔ اسے روغن گل مائی کہتے ہیں۔

بعض اوقات گلاب کی تازہ پتیوں کو کوٹ کر ان کا پانی نکالا جاتا ہے اور اسے ہم وزن روغن کنجد یا روغن زیتون میں ملا کر جوش دیتے ہیں۔ جب تیل باقی رہ جاتا ہے تو اسے صاف کر لیتے ہیں۔ اس میں حرارت غالب ہوتی ہے۔ اسے روغن گل مطبوخ کہتے ہیں۔

کبھی جب کہ گلاب کے تازہ پھول نہیں مل سکتے۔ خشک گلاب کے پھولوں کو پانی میں جوش دے کر صاف کر کے اور اس کے پانی کے ساتھ روغن کنجد یا روغن زیتون ملا کہ پکا لیں اور بد ستور روغن جدا کر لیں۔ بس روغن تیار ہے۔

چونکہ روغن گل کی تاثیر ایک سال کے بعد کمزور ہو جاتی ہے اس لیے ہمیشہ ایک سال کا بنا ہوا روغن گل استعمال کرنا چاہیے۔ اگر پرانا

روغن گل عمل میں لانا ہو تو اس کے ساتھ عرق گلاب ملا کر جوش دیں۔ جب عرق گلاب روغن گلاب میں جذب ہو جائے تب استعمال کریں۔ اس طریقہ سے اس کی قوت بحال ہو جاتی ہے۔

فوائد:۔ اس کی تاثیر راوع اور قابض ہے۔ اگر کسی عضو پر طلا کیا جائے تو مواد اس عضو کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ یہ امراض حارہ (گرمی) و باردہ (سردی) کے لیے موافق ہے۔ ابتدائے ورم میں اس کی مالش بہت مفید ہے۔ یہ اعضاء کو طاقت دیتا ہے اور اخلاط فاسدہ کو تحلیل کرتا ہے۔ اس کا لخلخہ درد سر کو دفع کرتا ہے۔ دماغی بخارات کو روکتا ہے۔ سر میں مالش کرنے سے دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ فم معدہ پر مالش کرنے سے التہاب معدہ کو دفع کرتا ہے۔ اگر زخموں پر لگایا جائے تو رطوبت خشک کر کے اُن کو جلد بھر لاتا ہے اور زخم میں سے ردی مواد کو خارج کرتا ہے۔ اس کا حقنہ زخم امعاء کے لیے مفید ہے۔ دانتوں پر ملنے سے درد دنداں کو آرام دیتا ہے۔ کان میں قطور کر نے سے درد گوش کو نافع ہے۔ اگر اس کو سرکہ اور آب مورد کے ساتھ ملا کر بدن پر مالش کی جائے تو کثرت عرق کو روک دیتا ہے۔ گرمی کے جوش سے جو قروع پیدا ہوتے ہیں ان کے لیے از حد مفید ہے۔ اس کو اندرونی طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے کھانے سے اسہال رک جاتے ہیں۔ یہ پیچش دور کرتا ہے اور درد امعاء کا دافع ہے۔ اگر ان ادویہ کو دافع پیچش کے لیے چرب کر لیں تو ان کے فعل کو قوی کرتا ہے۔ چونا، ہڑتال، صابون، درانج وغیرہ تیز ادویہ کے کھانے سے جب زہریلے اثرات ظاہر ہوں تو روغن کے پلانے سے زہر کا اثر باطل ہو جاتا ہے۔ اس کی مقدار خوراک تین تولہ تک ہے۔

نوٹ:۔ اگر روغن بادام میں گلاب کی پتیوں کو پیس کر روغن گل تیار کیا جائے تو یہ روغن دماغ کے لیے بے حد مفید ہے۔ فہم کو تیز کرتا ہے۔ گرمی کے درد سر کو رفع کرتا ہے اور اسہال مراری کو یہ دفع کرتا ہے۔ اگر اس کو سرکہ کے ساتھ پکائیں تو اس کی مالش جرب زکام کے لیے مفید ہے۔

مشروبات

شربت گلاب

نسخہ:۔ گلاب کے پھول تین پاؤ، پانی 9 سیر، کھانڈ تین سیر، دودھ ایک پاؤ، عرق گلاب تین چھٹانک۔

تیاری:۔ پہلے گلاب کی پنکھڑیاں توڑ کر صاف کریں پھر انہیں تین سیر پانی میں ڈال کر نرم آگ پر پکائیں۔ ایک سیر پانی رہنے پر اتار کر چھان لیں اور چینی ملا کر شربت کا قوام تیار کریں۔ آخر میں عرق گلاب شامل کر کے اتار لیں اور سرد ہونے پر بوتلوں میں ڈال لیں۔ (دودھ سے چاشنی کو صاف کریں)۔

شربت گل سرخ

نسخہ:۔ گل سرخ کی تازہ پنکھڑیاں ایک چھٹانک، شکر مصفیٰ پندرہ چھٹانک، کھولتا ہوا آب مقطر دس چھٹانک۔

تیاری:۔ پنکھڑیوں کو دو گھنٹہ تک پانی میں بھگو رکھیں۔ اس کے بعد نچوڑ کر چھان لیں۔ جو سیال حاصل ہو اُسے اس قدر حرارت دیں کہ کھولنے کے قریب ہو۔ پھر اسے مقطر کر کے شکر کے ہمراہ پکائیں تاکہ شربت کا وزن ایک سیر سات چھٹانک ہو جائے۔

فوائد:۔ مفرح اور مقوی ہے۔ **مقدار خوراک:۔** دو ماشہ سے چار ماشہ تک ہے۔

شربت ورد سادہ

نسخہ:۔ گل سرخ تازہ سبزی اور تخم سے صاف کر کے ایک سیر لیں۔ اس کو کسی پاکیزہ برتن میں رکھ کر پانچ سیر پانی ڈال دیں اور جوش دیں۔ جب پانی چوتھائی رہ جائے تو صاف کر کے دو چند مصری ملا کر قوام بنائیں اور کف اتار کر صاف کر لیں۔ اگر مصری برابر ڈال کر قوام بنائیں تو تاثیر میں زیادہ قوی ہوتا ہے۔

فوائد:۔ طبع کو نرم کرتا ہے۔ تپ، غم اورپیاس کو ساکن کرتا ہے۔ معدہ اور دل کو طاقت دیتا ہے۔ سوزش احشاء میں تسکین بخش ہے۔ اگر اس کو سرد پانی ملا کر نوش کریں تو اسہال لاتا ہے۔

شربت ورد مسہل

نسخہ:۔ گل سرخ تازہ کی پنکھڑیاں ایک سیر، تربد موصوف نیم کوفتہ ایک تولہ، افتیمون ایک تولہ۔

تیاری:۔ سب کو دیگچی میں ڈال کر اس قدر پانی داخل کریں کہ چار انگل اوپر آ جائے۔ ایک شب و روز کے بعد پکائیں۔ جب نصف پانی رہ جائے تو صاف کر کے تین پاؤ مصری ملا کر قوام تیار کریں اور جھاگ اتار لیں۔ جوش دیتے وقت سقمونیا سات ماشہ، عود، قرنفل، سک، جلوتری ہر ایک ماشہ پوٹلی میں باندھ کر اس میں داخل کریں اور ہر ساعت ملتے رہیں۔ جب شربت کا قوام ہو جائے تو پوٹلی نکال لیں۔

فوائد:۔ یہ بلغم اور سودا کو بذریعہ اسہال نکالتا ہے۔ معدہ اور امعاء کو طاقت دیتا ہے۔ مقدار خوراک چار تا پانچ تولہ ہے۔

شربت ورد قابض

نسخہ:۔ گل سرخ معہ سبز ڈوڈا ایک سیر کو پانچ سیر پانی میں جوش دیں اور مصطگی، حب الآس، صندل سفید، آرد کنار، طباشیر ہر ایک پانچ ماشہ کپڑے میں باندھ کر اثنائے طبخ میں ڈال دیں۔ جب پانی چوتھا حصہ رہ جائے تو صاف کر کے برابر مصری ڈال کر قوام تیار کریں۔

فوائد:- حابس اسہال، مقوی جگر و مقوی معدہ ہے۔ **مقدار خوراک:-** دو تولہ چار تولہ ہے۔

شربت ورد مکرر

نسخہ:- گل سرخ تازہ سبزی اور زیرہ سے صاف شدہ ایک سیر لے کر پانچ سیر آب شیریں میں جوش دیں۔ جب چار سیر پانی رہ جائے تو صاف کر کے اس میں تین پاؤ تازہ گل سُرخ اور ڈال کر جوش دیں۔ جب تین سیر پانی رہ جائے تو دس چھٹانک تازہ گل سرخ اور ملا کر پکائیں۔ جب اڑھائی سیر رہ جائے تو صاف کر کے نصف سیر گل سرخ اور ڈال کر پھر جوش دیں۔ جب پانی دو سیر رہ جائے تو صاف کر کے گل سرخ ڈیڑھ پاؤ ملا کر جوش دیں۔ جب ڈیڑھ سیر پانی رہ جائے تو پھر پاؤ بھر گل سرخ ڈال کر جوش دیں۔ جب ایک سیر پانی رہ جائے تو اس میں ایک سیر مصری ملا کر قوام کریں۔ اگر زیادہ خوش ذائقہ بنانا ہو تو دو چند مصری کے ساتھ قوام بنائیں۔ جس قدر زیادہ بار پھول ملا کر جوش دیا جائے گا شربت اتنا ہی زیادہ قوی الفعل ہو گا۔ سرد مزاجوں کے لیے مصری کے بجائے شہد ملا لیں۔ اگر تازہ پھول نہ مل سکیں تو خشک پھولوں کا شربت اس طریقہ سے بنائیں:-

نسخہ:- گل سرخ خشک جو سبزی اور تخم سے صاف ہوں۔ سوا سیر لے کر چھ سیر پانی میں جوش دیں۔ دیگچے کا منہ باند رکھیں۔ جب پانی پانچ سیر رہ جائے تو چھان کر اس میں ایک سیر پھول اور ڈال کر جوش دیں ۔ جب پانی سوا چار سیر بچ جائے تو مل کر صاف کریں اور اس میں تین پاؤ پھول ڈال کر پکائیں۔ جب ساڑھے تین سیر پانی رہ جائے تو صاف کر کے نصف سیر پھول شامل کر کے جوش دیں۔ جب پونے تین سیر پانی باقی ہو تو چھان کر ایک پاؤ پھول ملا کر جوش دیں۔ جب دو سیر پانی باقی رہ جائے تو صاف کر کے تین سیر مصری کے ساتھ شربت کا قوام کریں۔ اگر مصری کی بجائے ترنجبین ڈالیں تو زیادہ عمدہ ہے۔

فوائد:- یہ شربت مسہل ہے۔ صفرا اور بلغم کو نکالتی ہے۔ حرکت معدہ کو تسکین دیتا ہے۔ احتراقات، جرب حکہ، امراض جگر و طحال، ضعف معدہ، ضعف گردہ، تپ غیر خالص، حمیات مرکبہ کے لیے مفید ہے ۔ مقدار خوراک ایک تولہ سے تین تولہ تک سرد پانی یا برف آب کے ساتھ دیں۔ ہر اسہال کے بعد سرد پانی نوش کریں تو ایک دست آ جاتا ہے۔ جتنی دفعہ اسہال کے بعد سرد پانی پیا جائے اتنے ہی دست آتے ہیں۔ پانی جس قدر زیادہ سرد ہو اسی قدر دست زیادہ کشادہ آتا ہے۔

شربت درد سنائی

یہ شربت حکیم علوی خان صاحب نے بخت افروز بانو بیگم بنت شاہزادہ بیدار بخت کے واسطے ترتیب دیا تھا کیونکہ اس کو دوائے بد مزہ کے کھانے سے بہت نفرت تھی اور اکثر صفراء و سوداء کے مسہل کی محتاج رہتی تھی۔ ملیات اس کے مزاج میں پورا عمل نہیں کرتے تھے۔ اس شربت سے اُس کو بہت نفع ہوا۔

نسخہ:- سناء مکی صاف شدہ آٹھ تولہ لے کر تین پاؤ پانی میں جوش دیں۔ جب پانی ایک پاؤ رہ جائے تو صاف کر کے اس میں شربت ورد مکرر

تین پاؤ داخل کر کے قوام دیں اور شربت بنائیں۔

فوائد:- یہ شربت مرہ صفراء اور مرہ سوداء کا جو بلغم صفراوی رقیق سے مخلوط ہو تنقیہ کرتا ہے۔ بقدر چار تولہ سرد پانی میں حل کر کے پیئیں۔ اس کے ہر اسہال کے بعد سرد پانی پینے سے ایک اور اسہال آتا ہے اور مادہ کا اخراج ہوتا ہے۔

شربت ورد مرکب

نسخہ:- تربد سفید تیس تولہ، انجیر زرد، بادیان، ریوند چینی، ہر ایک چودہ ماشے۔ ادویہ کو نیم کوب کر کے تین سیر گلاب میں ایک رات اور دن بھگو دیں۔ اس کے بعد جوش دیں اور صاف کریں۔ گل سرخ کا نچوڑا ہوا پانی تین سیر اور مصری سفید چھ سیر ملا کر قوام دیں۔

فوائد:- درد گردہ، درد مثانہ، درد جگر، درد رحم، درد پیچش اور ورم طحال، عرق النساء، نفث الدم (خون تھوکنا)، دمہ، فواق، خفقان، قرصہ امعاء، تپ جوش، درد کمر کے لیے مجرب ہے۔ مقدار خوراک چھ تولہ ہمراہ مسکہ گاؤ چھ تولہ ہے۔

شربت ورد مکرر اہلیلی

نسخہ:- ہلیلہ زرد عمدہ وزنی سالم پختہ کا چھلکا ڈیڑھ تولہ لے کر گلاب سہ آتشہ نصف سیر کے ہمراہ چینی کے پیالہ میں تر کریں اور تین روز دھوپ میں رکھیں۔ پیالہ کے اوپر ایک نیا کپڑا باندھ دیں تاکہ گرد و غبار سے محفوظ رہے۔ تین روز کے بعد مل کر صاف کریں اور اس میں ہلیلہ زرد ڈیڑھ تولہ تر کر کے بدستور تین روز دھوپ میں رکھیں۔ اسی طرح پانچ مرتبہ ایسا عمل کریں۔ اس کے بعد صاف کر کے اس میں شربت ورد مکرر دس چھٹانک ملا کر قوام دیں تاکہ اس کی مقدار وہی دس چھٹانک رہ جائے۔ پھر اسے بوتل میں رکھ دیں۔

فوائد:- امراض صفراوی، حمیات صفراویہ میں دو ہفتہ بعد استعمال کریں۔ وجع المفاصل حار کے لیے جو ابخرہ صفراویہ سے پیدا ہو مجرب ہے۔ مقدار خوراک چار تولہ سے چھ تولہ تک سرد پانی یا برف کے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ اس شربت کی مانند اور کوئی عمدہ مسہل نہیں ہے۔

جو شخص اس نسخہ کے فوائد سے واقف ہوتا ہے۔ وہ بغیر اپنی اولاد کے کسی کو نہیں بتاتا۔

گل سُرخ کا عرق (گل آب)

یہ ایک نہایت مشہور اور مرغوب چیز ہے۔ جس کا ذائقہ تلخ اور مزہ تیز میٹھا ہے اور اس سے گل سرخ کی بُو آتی ہے۔ اس کے اصلی ہونے کی شناخت کتب طب میں یہ لکھی ہوئی ہے کہ اس کو بوتل میں کسی قدر ڈال کر اوپر قدرے پانی ڈالیں۔ اگر گلاب اصلی ہو گا تو اس کا رنگ سفید دودھ کی طرح ہو جائے گا۔

نسخہ:- گلاب کے پھول کی سبزی دور کر کے پنکھڑیاں جدا کر لیں اور ان کو سولہ گنا پانی میں رات کے وقت تر کریں۔ صبح بہ طریق معروف اس کا عرق کشید کر لیں۔ اس عرق میں گلاب کے اور تازہ پھول ڈال کر دوبارہ عرق کھینچیں۔ اسی طرح تیسری چوتھی بار مکرر عمل کریں۔ جس قدر زیادہ دفعہ عرق کو مکرر کیا جائے گا اسی قدر زیادہ تیز اور عمدہ ہو گا اور اس میں خوشبو زیادہ اچھی ہو گی۔ یہ خالص گلاب ہے۔ اسے گل سُرخ پہاڑی سے تیار کیا جاتا ہے۔ پہاڑی گلاب کا عرق زیادہ عمدہ ہوتا ہے۔ بعض لوگ عرق کشیدہ کرتے وقت اس میں برادہ صندل سفید بھی شامل کرتے ہیں۔ اس میں خوشبو اچھی ہوتی ہے لیکن یہ خالص نہیں ہوتا۔

فوائد:- فرحت پیدا کرتا ہے۔ دماغ ، دل اور فم معدہ کو طاقت پہنچاتا ہے۔ گرمی کے خفقان کو مفید ہے۔ خشونت سینہ اور درد معدہ و امعاء، پیچش، ہیضہ اور امراض جگر و طحال کو نافع ہے۔ غشی اور درد سر گرم کو دور کرتا ہے۔ شراب کے ساتھ استعمال کرنے سے بہت فرحت لاتا ہے ۔ اگر حاملہ کو خفقان یا متلی پیدا ہو تو گلاب گرم کر کے گھونٹ گھونٹ پلانے سے بہت نفع ہوتا ہے۔ جماع اور حیض کے بعد اس کے پینے سے عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ بعد فراغت حیض اگر عورت بقدر 48 تولہ پی لے تو ایک سال تک قابل اولاد نہیں رہتی۔ اگر اس سے دو چند پیئے تو دو سال تک اور سہ چند استعمال کرنے سے تین سال تک حاملہ نہیں ہوتی اور یہ خاصیت اسرار مکتومہ میں سے ہے۔ آشوب چشم گرم کے واسطے اس میں پھایہ تر کر کے آنکھ پر رکھنے سے صحت ہوتی ہے۔ اس کا لخلخہ دل و دماغ اور جو اس باطنی کو قوت دیتا ہے۔ خوشی پیدا کرتا ہے۔ خمار، غشی اور بے ہوشی کو دور کرتا ہے۔ گلاب کا مضمضہ کرنے سے مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔ نفث الدم (خون تھوکنا) کو فائدہ ہوتا ہے۔ عرق گلاب تین تولہ پینے سے قبض دفع ہوتا ہے۔ پاخانہ کھل کر آتا ہے۔ اگر عرق گلاب سہ آتشہ چہار آتشہ ہو تو وہ بقدر پانچ تولہ پینے سے مسہل کا عمل کرتا ہے۔

گلاب گرمی کی پیاس بجھاتا ہے۔ اگر اس میں قدرے تیزاب گندھک محلول ملا کر ہلائیں تو گرمی کے دستوں کو روکتا ہے۔ اگر گلاب ایک تولہ، سرکہ ایک تولہ، پانی دس حصہ ملا کر اس میں کپڑا تر کر کے بدن پر رکھیں تو بخار کی گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے۔

گلاب امراض قلب اور امراض دماغ میں مفید ہے۔ آنکھوں پہ اس کے چھینٹے مارنے سے گرمی کی بے ہوشی زائل ہو جاتی ہے۔ ہندوستان کا مشہور شاعر غالب کہتا ہے:-

ے تصویر یار ہے بھر نکین پاس ہے

رکھنا مری مزار میں شیشہ گلاب کا

اگر ایک حصہ گلاب میں دو حصہ پانی ملا کر نوش کریں تو اس سے حسب ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(1) زکام بستہ کھل جاتا ہے اور ناک سے رطوبت ٹپکنے لگتی ہے۔

(2) پیاس کم ہو جاتی ہے۔

(3) بخار میں سر کی گرمی ہلکی ہو جاتی ہے۔

(4) اس کی کلیاں کرنے سے ثبور دہن کو آرام ہو جاتا ہے۔

(5) اس میں روئی کا پھایہ بھگو کر آنکھ پر رکھنے سے درد صفراوی کو نفع ہوتا ہے۔

گل سرخ کا مربّٰی یا گل قند

یہ نہایت ہی مرغوب اور مقبول دوا ہے۔ اس کی لذت پر فریفتہ ہو کر نادر شاہ جیسا سخت مزاج آدمی یہ کہنے پر مجبور ہوا کہ "حلوائے خوب است دیگر بیارید"۔ اس کی دل پسند شیرینی کے ساتھ ایک خوشگوار تلخی بھی محسوس ہوتی ہے جو کہ اس کی شیرینی سے بھی زیادہ لذیذ اور مسرت انگیز ہوتی ہے۔ حافظ شیرازی فرماتا ہے۔

ؔ قند آمیختہ باگل نہ علاج دل ماست

بوسۂ چند بیامیز بدشنامے چند

نسخہ:۔ گلاب کے پھول کی تازہ پنکھڑیاں لے کر چینی کے برتن میں ہاتھ سے ملیں اور ان سے دو چند کھانڈ دانہ دار یا مصری کوفتہ ڈال کر اچھی طرح مالش کریں اور برتن میں بند کر کے دھوپ میں رکھ دیں۔ اسے صبح اور شام ہلاتے رہیں۔ تیس چالیس دن تک دھوپ میں رکھا رہنے دیں اور ہلاتے رہا کریں۔ گل قند تیار ہو جائے گا۔

کبھی مصری کا قوام کر کے چولہے سے اتار کر پھولوں کو ہاتھوں سے مل کر گرم گرم قوام میں ملاتے رہیں اور دھوپ میں رکھ کر ہر روز ہلاتے رہیں۔ کبھی پتیوں کو پیس کر پانی اور شکر کے ساتھ پکائیں۔ جب قوام گاڑھا ہو جاتا ہے تو اتار لیتے ہیں مگر قسم اول زیادہ عمدہ اور قوی ہے۔ اگر تازہ پھول نہ ملیں تو سوکھی پتیاں گلاب کے عرق میں بھگو کر بدستور تیار کر لی جاتی ہیں۔ اس کی قوت دو سال تک رہتی ہے۔

طبیعت:۔ گرم دوسرے درجہ میں اور تر پہلے درجہ میں ہے۔ جس قدر پرانی ہوتی ہے اس میں حرارت بڑھتی جاتی ہے۔

خواص و فوائد:۔ دماغ اور معدہ کو قوت بخشتا ہے۔ رطوبت غریبہ کو خشک کرتا ہے۔ دماغ کی طرف صعود ابخرہ کا مانع ہے۔ خصوصاً جب کہ اس کے بعد غذا کا استعمال کیا جائے۔ سل کے مرض کے لیے گل قند تازہ بہت مفید ہے۔ اس مطلب کے واسطے وہی گل قند موزوں ہے جس پر سال سے زیادہ عرصہ نہ گزرا ہو۔ اس کے کھانے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے بکثرت کھائیں۔ تابحدیکہ روٹی بھی اسی کے ساتھ تناول کریں۔ چنانچہ شیخ الرئیس نے قانون میں لکھا ہے کہ "میں نے ایک عورت کا جو سل میں گرفتار تھی گل قند کے ساتھ علاج کیا۔ اس کو آرام ہو گیا اور وہ موٹی ہو گئی۔ میں نے اس کو اس قدر گل قند کھلایا کہ اگر میں اس کی مقدار بیان کروں تو مجھے خوف ہے کہ لوگ اس پر اعتبار نہ کریں گے۔"

اگر گل قند کو پانی میں جوش دے کر مل کر صاف کریں اور پی لیں تو شربت ورد کا کام دیتا ہے۔ نفخ مواد لطیف اور تحلیل کے لیے مفید ہے۔ ہاضمہ کو قوی کرتا ہے۔ امعاء کو قوت دیتا ہے۔ بلغمی، سوداوی، عفنی بخاروں کو نافع ہے۔ آنتوں سے بلغم کو نکالتا ہے۔ ملین طبع ہے۔ قبض دور کرتا ہے۔

بعض اطباء کا خیال ہے کہ اس کو پانی میں جوش نہ دینا چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے اس کے لطیف اور موثر اجزاء ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس کو گرم پانی میں مل کر چھان لینا کافی ہے۔

مقدار خوراک:- گل قند کی مقدار خوراک ایک تولہ تک ہے۔ مسہل کے لیے چار سے پانچ تولہ تک استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر اس کو گرم پانی میں حل کر کے دینا ہو تو پانچ تولہ سے بھی زیادہ مقدار میں دیں۔

خون کی قے اور گل قند

مریضان سل کو بھی منہ کی راہ خون بکثرت آیا کرتا ہے مگر اس جگہ میری مراد اس قسم کی خون آمیز قے سے نہیں بلکہ اس قسم کی قے سے ہے جس میں سیروں خون ایک ہی وقت میں آ جاتا ہے (اعاذ نا اللہ منہا) اسے طبی اصطلاح میں قے الدم یعنی خونی قے کہتے ہیں۔ اس کو روکنے کے لیے بار ہا گل قند کا تجربہ کیا گیا ہے اور وہ بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ میں اس میں بسا اوقات اپنے دوا خانہ کی معروف دوا ٹھنڈک بھی شامل کر دیا کرتا ہوں جو کہ خون کے روکنے کے علاوہ گرمی کی تمام بیماریوں کے لیے بے حد موثر چیز ہے۔

ھوالشافی:- جن لوگوں کو خون کی قے آ رہی ہو ان کو دن میں کم از کم تین بار گل قند ایک تولہ سے لے کر تین سے چار تولہ دیتے رہیں اور اگر نسخہ ٹھنڈک میسر آ جائے تو فی خوراک ایک ماشہ سفوف ٹھنڈک بھی شامل کر دیا کریں۔ اس کی چند خوراکوں سے بفضلہ تعالیٰ اس خوفناک مرض سے نجات مل جاتی ہے البتہ مریض کو چلنے پھرنے اور تیز گرم چیزوں کے استعمال سے یکسر روک دینا چاہیے۔

نوٹ:- سفوف ٹھنڈک کا نسخہ ہماری مشہور و معروف کتاب کنز المجربات جلد اول میں پورے فراخ دلی سے لکھ دیا گیا ہے۔ جو حضرات چاہیں مکتبہ تعمیر انسانیت موچی دروازہ لاہور سے طلب فرمائیں اور سفوف ٹھنڈک تیار شدہ دوا خانہ سلیمانی جہانیاں سے طلب فرما سکتے ہیں۔

سدا جوان رہنے کا ایک بے بہا نسخہ

فرمان رسولﷺ کی توضیح یا تجزیہ

کچھ مدت بیشتر ہمارے ایک محترم دوست جناب حکیم اکرم سرانی مظفر گڑھی ملاقات کے لیے تشریف لائے۔ آپ عجائبات طب کے حصول میں اپنا خاص مقام رکھتے ہیں اور طبی سر بستہ رازوں کی عقدہ کشائی میں میری طرح "نیک نام" یا "بد نام" ہیں۔ بد نام کا لفظ پڑھ کر آپ چونک نہ جائیں میں نے یہ الفاظ عالم مدہوشی میں نہیں لکھے اصل واقع یہ ہے کہ جہاں عوام الناس ہماری فیاضی سے ہمیں اپنی نیک دعاؤں

میں شامل رکھتے ہیں۔ وہیں ہماری برادری کے بعض طبیب حضرات ہمیں کوسنے دیتے نہیں تھکتے۔ اُن کے خیال میں ہم فن طب کی بے قدری کرنے والے اور اطباء حضرات کے منہ سے نوالہ چھیننے والے ہیں۔ اس لیے ہم ایسے لوگوں کے ہاں سخت بد نام بھی ہیں۔ بہر حال آپ جیسا بھی خیال کریں بھائی اکرم صاحب میرے ہم نوا ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے ملنے والوں میں ایک صاحب ملے جو باوجود پیرانہ سالی، معاف کرنا پیرانہ سالی کی بجائے حقیقت کے زیادہ قریب ہے کہ باوجود سو سال سے عمر متجاوز ہو جانے کے لال سرخ اور جوان نظر آتے تھے۔ میں نے اس شباب دائم یا سدا جوانی کے متعلق دریافت کیا کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ مسکرا کر فرمانے لگے کہ مجھے عالم جوانی میں حضرت مجدد طب حکیم حافظ اجمل خاں رحمتہ اللہ علیہ نے ایک نسخہ عطا فرمایا تھا اور میں برابر اسے اپنے استعمال میں لا رہا ہوں اور یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ اب تک بڑھاپے میں جوانی کے مزے دیکھ رہا ہوں۔ میں نے نسخہ دریافت کیا تو انہوں نے بصد مہربانی نسخہ عطا فرما دیا اور بھائی اکرم نے مجھے بھی اس میں شریک راز کر لیا اور آج میں قارئین رسالہ ہذا کو اس راز کے نسخہ میں شامل کر رہا ہوں۔ اس امید پر کہ آپ مجھے نیک دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ رہے حاسد تو اُن کو میں حوالہ خدا کرتا ہوں۔

شباب دائم یا سدا جوانی کا نسخہ

ھوالشافی:- سفوف سناء مکی مدبر، سفوف گل سرخ بہاری ہر ایک مساوی الوزن۔ اس میں چھوٹی مکھی کا شہد شامل کر کے خوب گھوٹیں اور کنار دشتی یعنی جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں۔ بس نسخہ تیار ہے۔

اسے سایہ میں خشک کر کے شیشے کے مرتبان میں سنبھال رکھیں اور ہر مہینے کے ابتدائی پندرہ دنوں تک ایک گولی صبح اور شام تازہ پانی سے نگل لیا کریں مگر میری مراد مہینے سے قمری مہینہ مراد ہے یعنی چاند کی پہلی تاریخ سے پندرہ تاریخ تک استعمال کرتے رہیں۔ پھر پندرہ یا چودہ تک چھوڑ دیں تاکہ معدہ اس دوا کا عادی نہ بننے پائے۔

سفوف سناء مکی کی تدبیر

سناء مکی وہ با برکت پہاڑی بوٹی ہے جس کے متعلق آقائے نامدار طبیب روحانی و جسمانی فداہ ابی و امی و روسی الفاً الفاً نے فرمایا ہے کہ سناء میں ہر مرض کے لیے بغیر موت کے شفا ہے۔ اگر موت قابل علاج ہوتی تو وہ سناء سے ہی ممکن ہوتی۔ اوکما قال علیہ السلام

حکماء نے سناء کو مختلف طریقوں سے مدبر کرنے کے طریقے بیان کیے ہیں۔ جن میں سے پہلا طریقہ یہ ہے کہ اس میں سے پھلیاں اور تنکے بالکل نکال دیے جائیں اور خالص پتیاں ناخنوں سے چن چن کر الگ کر لی جائیں کیونکہ ان تنکوں میں یہ نقص ہے کہ اس سے آنتوں میں مروڑ پیدا ہو جاتی ہے۔ خیر اس حد تک تو تقریباً ہر طبیب احتیاط برتتا ہے اور کسی بھی سناء کا مرکب بناتے وقت طبیب حضرات تنکوں سے پتیوں کو الگ کرتے میں پوری کوشش کرتے ہیں مگر اُس وقت ہمیں اپنے ایک ایسے فاضل دوست کی یاد آ رہی ہے جو پتھروں پھلیوں اور تنکوں کے علاوہ اس طرح کرتے تھے کہ ان الگ کی ہوئی پتیوں سے وہ ناکو بھی جدا کرتے تھے جو ہر پتی پر بطور ایک تنکہ کے لگا ہوا ہوتا

ہے۔ مثلاً سناء کے پتہ کے ساتھ لگی اس کی ننھی سی ڈنڈی بھی توڑ دیتے تھے اور پھر اس کے بعد ان توڑی ہوئی ڈنڈی والی پتیوں کو لے کر پھر مٹی کے کونڈے میں ڈال کر لکڑی کے ڈنڈے سے ہلکی ہلکی چوٹ لگاتے تھے جس سے پتی کے اندر والے رگ و ریشے بھی الگ ہونا شروع ہو جاتے تھے۔ اس طرح وہ پتیوں میں سے بھی رگ و ریشہ کو جدا کر دیتے تھے اور باقی پتیوں کا اندرونی حصہ رکھ کر اس کا سفوف بنا کر بوتل بھر کر رکھ لیا کرتے تھے اور جہاں سفوف سنا لکھا ہوتا تو وہ ایسے سفوف کو استعمال کیا کرتے تھے۔

اس طویل اور تھکا دینے والے عمل میں پوری پوری سناء سے آٹھواں یا دسواں حصہ سفوف سناء پلے پڑتا تھا مگر وہ فی الواقع صحیح طور پر موثر ثابت ہوتا تھا۔ میری مراد جناب حکیم عبد المجید صاحب سیفی مرحوم سے ہے جو لاہور بیڈن روڈ پر مطب کیا کرتے تھے۔ میرے خاص احباب میں سے تھے۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ تو آپ بھی اس سفوف کو تیار کرتے وقت اس طرح سناء کا سفوف حاصل کریں۔ اس کے بعد سناء میں جو کوئی بھی خامی رہ جاتی ہے اس کی اصلاح کے لیے گل سرخ موجود ہے۔ گل سرخ کے بغیر سناء کے پورے جوہر نہیں کھلتے۔ اس لیے آپ گل سرخ بازاری نہ لیں بلکہ خود موسم چیت میں بہاری پھول تازہ بتازہ حاصل کر کے سایہ میں خشک کر کے خالص پتیوں کا سفوف شامل کریں اور اگر ممکن ہو سکے تو یہ پھول ضلع جہلم کے علاقہ چوہا سیدن شاہ سے یا کوئٹہ کے علاقہ سے حاصل کریں کیوں کہ وہ اثرات میں پاکستان بھر میں سب سے بہتر ہوتے ہیں اور پھر تیسرا جزو اس میں شہد شامل کر دیا گیا ہے۔ جس کے مفید ہونے پر کلام اللہ نے فیہ شفاء للناس کہہ کر یہ توثیق ثبت کر دی ہے۔ آخر الکلام اس طول طویل تحریر سے آپ پریشان تو ہوئے ہوں گے مگر میں نہیں چاہتا کہ اس نسخہ کو بنا کر استعمال کرنے والے حضرات سے اس اکسیری نسخہ کا کوئی گوشہ اوجھل رہ جائے۔ اب اسے تیار کر کے فائدہ حاصل کرنا آپ کا کام ہے اور اس میں شفا عطا فرمانا خدا کا کام ہے۔

سپردم بہ تو مایہ خویش را

ایک خوش ذائقہ مقوی معجون

میرے محترم بزرگ ماموں جان مولانا حکیم معز الدین شاہ صاحب مرحوم ہمارے علاقہ کے سب سے بڑے عوامی طبیب سمجھے جاتے تھے۔ حلیم طبع، برد باد، با وقار، غریبوں کے ہمدرد۔ آپ ایسے کمزور حضرات کے لیے یہ معجون تیار فرما کر دیا کرتے تھے جو بخار وغیرہ یا کسی لمبی بیماری کو بھگتا کر اُٹھے ہوں۔ یہ معجون غذا کی غذا اور دوا کی دوا کے مصداق تھی۔ میں بھی گاہے بگاہے تجویز کر دیا کرتا ہوں۔ اس کا تیار کرنا کوئی طبیبوں کے لیے مخصوص نہیں ہے۔ آپ جس کو بتا دیں گے وہ خود تیار کر لے گا۔

میری اپنی رائے یہ ہے کہ حکیم لوگوں کو ہمیشہ نسخہ اپنے ہاں سے ہی بنا کر نہیں دینا چاہیے بلکہ بعض اوقات اگر ٹوٹکے اور چٹکلے سے کام چل سکتا ہو تو ایسے غریب اور نادار قسم کے مریضوں کو بتا دینا چاہیے تاکہ وہ طبیبوں کے بھاری بھر کم بلوں سے بچ جائیں۔ نیز آئندہ ضرورت کے وقت خود بھی فائدہ اُٹھا سکیں اور دوسرے غریب حاجت مند بھائیوں کو نفع پہنچا کر دعائیں لے سکیں۔ یہ نسخہ بھی کچھ اسی قبیل کا

ہے۔

ھوالشافی:۔ مغز بادام مقشر پانچ تولہ مویز منقی پانچ تولہ، گل قند خالص دس تولہ۔

ترکیب تیاری:۔ پہلے مغز بادام کو خوب اچھی طرح کوٹ کر بشکل مالیدہ بنا کر الگ سے رکھ لیں۔ پھر مویز منقی کا ایک ایک دانہ مٹی یا پتھر کے کونڈے میں ڈالتے جائیں اور کوٹتے جائیں۔ حتیٰ کہ پانچ تولہ مویز منقی خوب ہی باریک ہو جائے۔ پھر کٹے ہوئے مغز بادام اور اس مویز منقی کو ملا کر کوٹیں اور خوب آمیز ہونے پر دس تولہ گل قند ملا لیں۔ بس معجون تیار ہے۔ کسی امیر شخص کے لیے تیار کرنا ہو تو اس میں دس پندرہ ورق نقرہ بھی ملا لینا چاہیے۔ **مقدار خوراک:۔** ایک تولہ سے دو تولہ تک صبح بطور ناشتہ استعمال کرائیں۔

مغز بادام کو مقشر کرنا۔ مغز بادام کو چھیلنا چنداں مشکل کام نہیں مگر تاہم اس میں بھی ایک حکیمانہ راز ہے جو قارئین کرام کی خدمت میں حاضر ہے۔

حسب ضرورت بادام کے مغز لے کر اسے سرد پانی کی بجائے گرم پانی میں بھگو دیں اور آدھے گھنٹے کے بعد چھیل لیں۔ سرد پانی میں بھگونے سے دو گھنٹے گزر جانے پر بھی باآسانی چھلکا الگ نہیں کیا جاسکے گا۔

مغز بادام کو مقشر کرنے کی دوسری ترکیب:۔ اگر آدھے گھنٹے سے بھی پہلے چھلکے اتارنا مقصود ہوں تو پھر اس طرح کیجیے کہ مغز بادام کو دس پندرہ منٹ گرم پانی میں بھگو کر ان میں سے کچھ دانے مٹھی میں لے کر بند کر لیجیے اور ساتھ ساتھ چھیلتے بھی جائیے۔ مٹھی کی گرمی سے بہت جلد مغز بادام کے چھلکے الگ ہو جائیں گے۔

مویز منقی:۔ آج کل لوگوں نے بڑی داکھ کا نام منقی رکھ چھوڑا ہے حالانکہ منقی اس کا نام نہیں بلکہ صفت ہے جس کے معنی ہیں پاک کی ہوئی یعنی بیجوں سے پاک کی ہوئی۔ اس کا اصل نام مویز ہے۔ مؤلف

گل قند بطور ملین اور قبض کشاء دواء

گل قند بذات خود ایک عمدہ ملین اور قبض کشاء کے علاوہ ایک عمدہ صفات کی حاصل دوا ہے اور خوبی یہ ہے کہ یہ آنتوں کو کسی قسم کا ذرہ بھر نقصان نہیں پہنچاتی ورنہ بہت ساری قبض کھولنے والی ادویہ معدہ اور آنتوں کے لیے نقصان دہ ہوا کرتی ہیں۔ اس لیے اس لذیذ گل قند سے بلا خوف و خطرہ فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ پہلے مریض کو کم مقدار میں سوتے وقت گرم یا نیم گرم دودھ سے کھلا کر تجربہ کریں مثلاً ایک تولہ۔ اگر اس سے مطلب براری نہ ہو سکے تو پھر چھ چھ ماشے تک مقدار بڑھاتے جائیں حتیٰ کہ مطلوبہ مقدار آپ کو معلوم ہو جائے جس سے حسب منشاء قبض کشائی ہو سکے بس پھر آئندہ اسی مقدار کو معمول بنا لیں۔ البتہ بعض طبائع کے مریض اس امر کی شکایت کرتے پائے گئے ہیں کہ اس سے قبض کشائی تو خوب ہو جاتی ہے مگر پیٹ میں بار بار ہوا بھرتی اور خارج ہوتی رہتی ہے۔ اگرچہ کسی

ملین دوا کے استعمال کرتے وقت یہ کوئی خاص نقص شمار نہیں ہوتا مگر تاہم اس عیب کو بھی دور کرنا بہرحال مطلوب ہو تو پھر فی خوراک تین عدد الائچی خورد کا سفوف ملا لیں۔ اس سے انشاءاللہ ہوا کی پیدائش کی شکایت بہت کم ہوا کرے گی۔

علی ہذا القیاس قبض کے وہ مریض جو دائمی قبض میں مدتوں سے مبتلا ہوں اور اس کا سبب آنتوں کی خشکی ہو تو پھر گل قند میں فی خوراک چھ ماشہ روغن بادام شامل کر لینا چاہیے۔ بہرحال گل قند کو تھوڑے سے رد و بدل سے اس عالمگیر مرض قبض کا بخوبی ازالہ کیا جا سکتا ہے۔

اب ہم ذیل میں گل قند کے مسہل (جلاب) کا کام لینے یا کم از کم ملین بنانے کے چند مجرب نسخے عرض کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

مگر اس سے بیشتر ایک نکتہ عرض کر دوں کہ جتنی قبض کشاء ادویات ہوتی ہیں اگر ان کی مقدار خوراک صحیح مقدار سے کم ہو تو پھر وہ قبض کشائی کرنے کی بجائے الٹا قابض ثابت ہوا کرتی ہیں۔ اس لیے دوا سے بد ظن ہونے کی بجائے اس دوا کی ذرہ ذرہ مقدار بڑھا کر تجربہ کریں۔ اس سے انشاءاللہ ایک دو بار کی تبدیلی سے آپ کو اس کی صحیح مقدار خوراک کا اندازہ ہو جائے گا اور پھر آپ اپنی ذات کے لیے صحیح مقدار خوراک مقرر کر سکیں گے۔

ایک کثرت سے فروخت ہونے والی زود اثر گل قند کی معجون نمبر ایک

ملک تقسیم ہو گیا۔ مشرق کے باشندے مرتے مارتے مغرب میں منتقل ہو گئے اور مغرب کے باسی مشرق میں مار مار کر دھکیل دیئے گئے مگر تاہم بعض لوگوں کی یادیں باوجود چوتھائی صدی گزر جانے کے دل و دماغ سے محو نہیں ہوتیں۔ اچھے اور موثر قسم کے نسخہ جات کے افشاء کی مہم جو راقم الحروف نے شروع کی تھی اس میں کچھ عرصہ تو میں اس میدان میں تنہا نظر آتا تھا مگر بعد ازاں اس میں میرا ہاتھ بٹانے کو کئی ایک رفیق میسر آ گئے تھے جس میں بلا تمیز مذہب و ملت ہر قسم کے لوگ تھے۔ ایسے رفقاء میں سے ایک صاحب گور بچن سنگھ وارنٹ آفیسر سنگھا نوابہ بھی تھے جو میری تالیفات کو پڑھ پڑھ کر میرے ہم نوا ہو گئے تھے اور وقتاً فوقتاً اچھے اچھے نسخے حاصل کر کے بغرض اشاعت میرے پاس روانہ کر دیا کرتے تھے اور میں انہیں اپنے ماہانہ رسالہ العلاج میں شائع کر دیا کہتا تھا۔ منجملہ دیگر نسخہ جات کے ایک نسخہ اس کتاب سے بھی تعلق رکھتا تھا جسے پہلے ان کے الفاظ میں اس نسخہ کے حصول کی کہانی اور پھر اصل نسخہ پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے تو کہانی بہت مفصل لکھی تھی مگر میں ان کے اہم الفاظ کو بحال رکھتے ہوئے خلاصہ پیش کرتا ہوں۔

وہ فرماتے ہیں کہ مجھے امسال بسلسلہ ملازمت ایک پر رونق قصبہ میں تین ماہ گزارنے پڑے۔ میں وہاں بازار میں گھوما پھرا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہاں ایک پنساری کے ہاں ایک قبض کشا گل قند بہت مشہور چیز ہے جو اپنی خوبیوں کی وجہ سے کثرت سے فروخت ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ میں نے بھی وہ مختلف وقتوں میں کئی بار خرید کر کے استعمال کی اور وہ بہترین قسم کی قبض کشاء ثابت ہوئی۔ نہ پیچش، نہ مروڑ، نہ دل کی گھبراہٹ، نہ بے چینی، رات کو ایک خوراک کھاؤ اور تمام رات نیند کے مزے لوٹو۔ علی الصبح کھل کر اجابت ہو جائے گی اور طبیعت ہلکی ہو جائے گی۔

میں نے اس پنساری کے کارندے سے نسخہ دریافت کرنے کی کوشش کی مگر اس بندۂ خدا نے اول فول اجزاء بتا کر بات ٹال دی۔ آخر الامر میری رہائش کے دن ختم ہو گئے اور مجھے کسی دوسری جگہ جانے کا حکم مل گیا۔ اس وقت میں مالک دوکان کے پاس گیا اور کہا کہ جناب سیٹھ صاحب میں نے تین ماہ میں آپ سے کئی ادویات خریدیں اور اُن سے پورا پورا فائدہ حاصل کیا۔ میں اب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آپ سے رخصت ہو رہا ہوں۔ بطور شکریہ میں آپ کی کچھ خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کہہ کر میں نے کچھ رقم پیش کرنے کی کوشش کی مگر انہوں نے لینے سے انکار کر دیا اور اخلاقاً کہا کہ اس کے بغیر کوئی اور خدمت کا موقعہ دیجیے۔ میری ہمت بندھی اور میں نے جھٹ سے عرض مدعا پیش کر دی کہ میں سرکار کا ملازم ہوں اور میرا پیشہ دوا فروشی نہیں ہے۔ فقط اپنی ضرورت کے لیے آپ کی مشہور معجون قبض کشاء کا نسخہ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ ظاہر ہے کہ میں پنجاب کا رہنے والا ہوں اور آپ سے کئی سو میل کے فاصلہ پر رہتا ہوں۔ اس کے بتانے میں آپ کو رتی بھر نقصان نہیں ہو گا۔ میری اس عرض داشت کے بعد انہوں نے پوری کشادہ دلی سے اصل نسخہ بیان کر دیا اور تسلی کرنے کے بعد میں آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ آپ جس رسالہ یا کتاب میں چاہیں اس راز کو افشاء کر دیں۔ چونکہ آپ کے طفیل مجھے ایسے بہت سارے نسخے ملے ہیں لہذا یہ میری طرف سے حاضر ہے۔

ھوالشافی:- ہڑ جلابہ عمدہ چار تولہ کو ہاون دستے میں کوٹ کر سفوف بنا لیں اور پھر کھرل میں ڈال کر عرق گلاب کی آمیزش سے کم از کم ایک گھنٹہ تک کھرل کریں اور پھر اس میں ایک پاؤ گل قند خوب اچھی طرح آمیز کر دیں اور شیشے کے مرتبان میں رکھ دیں۔

ترکیب استعمال:- اگر معمولی قبض کشائی مطلوب ہو تو ایک ماشہ سے چار ماشہ تک رات کو سوتے وقت نیم گرم دودھ سے کھلائیں۔ مگر یاد رہے کہ اس کے بعد پھر کوئی چیز نہ کھائیں اور نہ پیئیں۔ واضح رہے کہ ہڑ جلابہ کو عرق گلاب میں پیسنے سے ایک تو اس کی تدبیر ہو جاتی ہے۔ دوسرے گل قند میں ملنے کے بعد وہ خشک نہیں ہونے پاتی۔ اگر زیادہ قبض کشائی مطلوب ہو تو پھر وزن چار ماشہ سے نو ماشہ تک لے لیں۔

معجون گل قند مرکب ملین نمبر تین

جو حضرات بالکل غذائی قسم کی دوا سے قبض کشائی کے خواہاں ہوں اُن کے لیے ذیل کا نسخہ حاضر ہے۔ یہ بالکل بے ضرر قسم کا معجون ہے جس کے استعمال سے بفضلہ تعالٰی بلا کسی تکلیف کے اجابت با فراغت ہو جاتی ہے اور لطف یہ ہے کہ اجابت دست کی شکل میں رقیق قسم کی نہیں ہوتی بلکہ بستہ شکل میں کھل کر اجابت با فراغت ہو جاتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ایسی ادویات بہت کم ہیں جو قوام کو رقیق بنا کر دست لائے بغیر قبض کشائی کر سکے۔

ھوالشافی:- شیر خشت خالص ایک حصہ اور گل قند خالص تین حصہ گھوٹ کر رکھ لیں۔

مقدار خوراک:- ایک تولہ سے تین تولہ تک۔ اس سے ذائقہ میں کسی قسم کی ہیک اور تلخی نہیں ہوتی اور فائدہ پورا دیتی ہے۔

خوش ذائقہ قبض کشا خمیرہ

از حکیم محمد اکرم صاحب سرانی بصیرہ ضلع مظفر گڑھ

آج کل کسیلی، کڑوی، ہیک دار ادویات بہت بد نام ہو چکی ہیں اور عموماً کالا دانہ، جمال گوٹہ، تروی اور مصبر جیسی ادویات قبض کشائی کے لیے استعمال کی جاتی ہیں اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ دیہاتی حکیم جلاب کے لیے صرف کالا دانہ (حب النیل، تخم عشق پیچاں) کو باریک پیس کر ایک ایک تولہ مریضوں کو کھلاتے ہیں جس کا کھانا بہت مشکل ہو جاتا ہے اور کئی دن تک جب بھی اس دوا کے کھانے کا خیال یا لقور یاد آتا ہے تو فوراً طبیعت بد مزہ ہو جاتی ہے اور متلی سی ہونے لگتی ہے۔ مجھے خیال پڑتا ہے کہ ایک دفعہ میں نے خود بھی اس سفوف کو استعمال کیا تھا مگر کئی سال تک جب بھی مجھے کسی دیگر قسم کے سفوف کا استعمال کرنا پڑتا ہے تو فوراً متلی سی ہونے لگتی ہے۔ گویا کہ میں بہت عرصہ تک کسی بھی سفوف کے استعمال کرنے کے قابل نہ رہا۔

خدا سلامت رکھے ان دیہات کے رہنے والے طبیبوں کو کہ سیروں کی مقدار میں اس سفوف کو تیار کر کے مریضوں پر برت رہے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جس طرح صفائی اس مسہل سے ہوتی ہے اور کسی مسہل میں نہیں دیکھی گئی۔ تمام گندے مواد کو باہر نکال پھینکتا ہے مگر اس کا کھانا کسی قدر مشکل ہے۔ وہ کچھ استعمال کرنے والے ہی جانتے ہیں اور میں عموماً اس قسم کی ادویات تیار کرتا رہتا ہوں کہ جس کے کھانے سے ایک لذت سی محسوس ہو اور ساتھ میں مریض کو فائدہ بھی خاطر خواہ ہو اور میری تیار کی ہوئی ادویات کو بچے بھی نہایت شوق سے مٹھائی سمجھ کر کھا جاتے ہیں۔

چنانچہ ازالہ قبض کے لیے ہمیشہ اس خمیرہ کو تیار کر کے بچوں، بوڑھوں جوانوں سب کو استعمال کرایا جاتا ہے جو سب کے لیے یکساں مفید ہونے کے علاوہ ایک شیریں مٹھائی ہے۔

ھوالشافی:- گل سرخ ایک پاؤ، سناء مکی ایک پاؤ۔ دونوں کو رات بھر ایک سیر پانی میں تر رکھیں۔ صبح آگ پر جوش دے کر پکائیں۔ جب ڈیڑھ پاؤ پانی باقی رہ جائے تو چھان کر بشمول مصری تین پاؤ خمیرہ کا قوام کر کے بحفاظت تمام ڈبوں میں محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک:- قبض کشائی کے لیے چھ ماشہ سے ایک تولہ تک، سخت اور نرم معدہ والوں کے لیے مقدار خوراک گھٹا بڑھا سکتے ہیں۔ اسہال لانے کے لیے زیادہ مقدار میں استعمال کرایا جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے پیٹ اس قدر صاف ہوتا ہے کہ جلاب کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اس کو بچے بھی مٹھائی سمجھ کر بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ میں نے قبض کشائی کے لیے ایک دفعہ ایک مریض کو ایک تولہ یہ دوا کھانے کو دی تو اس نے کہا کہ یہ تو کوئی بہت عمدہ مٹھائی ہے۔ اس کے کھانے سے اس کی زبان کو ایک لذت سی محسوس ہونے لگی۔ وہ وہیں بیٹھ کر تولہ تولہ کی مقدار میں بار بار دوا خریدتا اور کھاتا رہا۔ وہ جوش لذت میں اس قدر محو تھا کہ باوجود منع کرنے کے بھی اس دوا کو چھوڑنے کا نام نہ لیتا تھا۔ تقریباً آدھ پاؤ خمیرہ کھا جانے کے بعد اس کو جبراً ہٹایا گیا۔ چنانچہ اس کو خوب بلا تکلف اور کسی گھبراہٹ وغیرہ

کے کھل کر اسہال ہوئے اور ایک جلاب سا چل گیا۔ بس یہ ایک لا جواب قبض کشا ہونے کے علاوہ ایک بے نظیر امیرانہ مسہل بھی ہے۔ بے ضرر خطا نہ جانے والی مٹھائی ہے۔ ہمارا دعوی ہے کہ سخت سے سخت معدہ والوں کے لیے ایک نایاب تحفہ ہے۔ جاہل حکیم ایسے مریضوں سے تنگ آ کر بغیر مدبر کے جمال گوٹہ کھلا دیتے ہیں جس سے مریض ہلاکت میں پڑ کر ہمیشہ کے لیے حکیم جی کو دعائیں دیتا ہوا اپنے خویش و اقربا کو داغ جدائی دے کر چل دیتا ہے۔ اب ایسے جاہل حکیموں کو جمال گوٹہ بغیر مدبر کیے کھلانے کی ضرورت نہ رہے گی۔

اس بے ضرر اور لا جواب چیز سے مستفید ہو کر اپنی حکمت کی مریضوں پر دھاک بٹھا دیں۔

معجون قبض کشا اور مسہل

ھوالشافی:- گل قند پانچ تولہ، ریوند عصارہ تین ماشہ، گوند کیکر دو ماشہ، گوند کتیرا دو ماشہ۔ حسب قانون معجون بنا لیں۔

مقدار خوراک:- دو ماشہ سوتے وقت۔ صبح بفضلہ تعالیٰ کھل کر اجابت ہو گی اور جلاب کے لیے چھ ماشہ سے نو ماشہ تک۔

طب جدید ماہ اگست سنہ 1940۔

کرشماتی گل قند

ھوالشافی:- گل قند تین تولہ، سقمونیا ایک تولہ، مغز بادام دو تولہ، مویز منقی دو تولہ۔ **مقدار خوراک:-** ایک تولہ سے دو تولہ۔

بے ضرر ملین۔ عجائبات طب۔

قبض کشا وٹی یعنی گولی

قبض کشائی کے لیے بے شمار دوائیں ایجاد ہوئی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ صحیح معنوں میں قبض کشائی کرنے والی ادویات بہت ہی کم ہیں۔ میری مراد ایسی قبض کشائی سے ہے جس سے اجابت با فراغت تو ہو جائے مگر جلاب نہ لگیں۔ اس لیے ہم ذیل میں ایسا نسخہ لکھتے ہیں جو صحیح معنوں میں قبض کشا اور بے ضرر ہے۔

ھوالشافی:- صابن دیسی (جو چونا سجی سے بنتا ہے) اور گل قند ہم وزن سے لے کر خوب پیسیں اور رتی برابر وٹیاں یعنی گولیاں بنا لیں اور خشک کر کے محفوظ رکھیں۔ **مقدار خوراک:-** ایک سے دو گولیاں سوتے وقت ہمراہ پانی یا گرم دودھ سے۔ (صدری مجربات دوم)

حاملہ کی قبض کو رفع کرنا

حاملہ کے قبض کو دور کرنے میں بہتر ہے اور عجب بات یہ ہے کہ پیٹ میں بچے کو کسی طرح کا نقصان پہنچانے کی بجائے جنین کی قوت کا باعث بنتا ہے۔

ھوالشافی:- گل سرخ کی تازہ پتیاں جن کو نو ماشہ سے ایک تولہ تک لیں اور رات کو ایک پاؤ پانی میں بھگو دیں اور صبح لپور کر اور ململ کے باریک کپڑے میں چھان کر قدرے مصری آمیز کر کے پلائیں۔ البتہ اگر موسم سرد ہو تو اسے قدرے نیم گرم کرلیں۔

پیچش سُدی اور گل قند

اگر پیچش آنتوں میں پڑے ہوئے سُدے کی وجہ سے ہو تو پھر قابض ادویات کے استعمال سے مریض کے پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات یہ خطرناک صورت حال پیدا کر دیتا ہے۔ اس لیے حکیم لوگ پہلے کیسٹر آئل وغیرہ سے جلاب دے کر سُدہ خارج کرتے ہیں پھر قابض ادویہ استعمال کراتے ہیں مگر اس سلسلہ میں ہمارا طریق علاج یہ ہے کہ ہم بجائے املتاس یا کیسٹر آئل کا جلاب دینے کے ایک گل قند کا مرکب دن میں تین بار دیتے ہیں جس سے بفضلہ آہستہ آہستہ سُدے خارج ہو کر پیچش سے نجات مل جاتی ہے۔

ھوالشافی:- گل قند دو تولہ، سونف ایک تولہ، برگ شیشم سات عدد سے گیارہ عدد تک پانی میں گھوٹ کر اور کپڑے میں سے چھان کر پلائیں۔ اسی مقدار میں اور اسی طریقہ سے دن میں تین بار گھوٹ چھان کر پلائیں۔ انشاءاللہ چند خوراکوں سے بفضلہ تعالیٰ صحت ہو جاتی ہے۔

اگر موسم سرد ہو تو پھر بجائے پانی میں گھوٹ کر پلانے کے پانی میں جوش دے کر پلانا چاہیے۔ نیز ایسے مریضوں کے لیے جن کے پیٹ میں پیچش کے ساتھ ساتھ پیٹ میں ہوا بھرتی اور رکتی ہو تو پھر اس میں برگ پودینہ سبز ہی تھوڑا سا شامل کر لینا چاہیے۔

جلنجبین، گل قند عسلی (شہد)

یہ گل سرخ کی پتیوں کو شہد میں ملانے سے تیار کی جاتی ہے۔ طریقہ حسب ذیل ہے:-

نسخہ:- پہلے شہد کو جوش دیں اور اس کی جھاگ دور کریں اور آگ سے اتار لیں۔ ابھی گرم ہی ہو کہ اس میں گلاب کے پھولوں کی پتیاں اس کے ہم وزن کچل کر ملا دیں اور دھوپ میں رکھ دیں اور ہر روز چند بار ہلاتے رہیں تا کہ اچھی طرح مل جائے۔ اس کی قوت چار سال تک باقی رہتی ہے۔ کبھی گلاب کے پھول پیس کر شہد کے ساتھ جوش دیتے ہیں تاکہ قوام درست ہو جائے لیکن طریقہ اول بہتر ہے۔ اگر تازہ پھول نہ ملیں تو خشک پتیوں کو بدستور گلاب میں تر کر کے مرتب کی جاتی ہے۔

طبیعت:- گرم خشک پہلے درجے میں ہے۔

خواص و فوائد:- سرد مزاج کے موافق ہے۔ مادہ میں نفخ اور لطافت پیدا کرتا ہے اور اس کو تحلیل کرتا ہے۔ دماغ، معدہ اور دیگر اعضاء کو قوت دیتا ہے۔ رطوبت غریبہ کو خشک کرتا ہے۔ دماغ کی طرف بخارات کو چڑھنے سے روکتا ہے۔ خصوصاً جب کہ غذا کے بعد کھایا جائے۔ اگر کثرت رطوبات کی وجہ سے معدہ اور جگر کمزور ہو جائیں تو اسے خوب چبا کر کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ استسقاء جو ضعف جگر کے سبب سے ہو، اس کے لیے نافع ہے۔ حاملہ عورتوں کے امراض میں مفید ہے۔ بوڑھوں اور سرد مزاج والوں کو بہت نفع دیتا ہے۔ فالج، وجع المفاصل اور نقرس

کو دفع کرتا ہے۔ پیشاب کو جاری کرتا ہے اور پتھری کو توڑتا ہے۔ چار حصہ گل قند عسلی اور ایک حصہ معجون کمونی ملا کر کھانے سے ریاح غلیظہ تحلیل ہو جاتے ہیں۔ درد کمر اور قولنج کو نفع ہوتا ہے۔ جاڑوں میں ہمیشہ کھاتے رہنے سے صحت قائم رہتی ہے۔ تربد اور اجمود کے ساتھ استعمال کرنے سے لقوہ، فالج اور اُسترخائے دہان و زبان کو نفع ہوتا ہے۔ کھانا اس سے اچھی طرح ہضم ہوتا ہے۔ حار (گرم) مزاج کے موافق نہیں ہے۔

مقدار خوراک:- ایک تولہ تک اور جوش دے کر پینے کے واسطے پانچ تولہ تک استعمال کریں۔

گل قند مرکب

نسخہ:- برگ گل سرخ، اسطوخودوس تروتازہ ہر ایک نصف سیر گل بنفشہ تازہ ایک پاؤ۔ سب ادویہ کو ہاتھوں سے ملیں اور شہد مصفی اڑھائی سیر داخل کر کے مرتبان میں ڈالیں اور چالیس روز تک دھوپ میں رکھیں۔ اس کے بعد استعمال کریں۔ اگر اسطوخودوس اور گل بنفشہ تازہ نہ مل سکیں تو گل بنفشہ اور اسطوخودوس خشک نصف وزن لے کر اسطوخودوس اور گل بنفشہ کے جوشاندے سے تر کر کے دوسرے روز گل سرخ کے ساتھ ملا کر بدستور گل قند بنائیں۔

فوائد:- درد کہنہ، بخار، ضعف باصرہ، درد سر کہنہ، شقیقہ اور اخلاط سوختہ کو رفع کرنے کے لیے مجرب ہے۔

مقدار خوراک:- ایک تولہ سے دو تولہ تک۔

قرص گل صغیر

نسخہ:- گل سرخ ایک ماشہ، اصل السوس مقشر ایک تولہ، سنبل الطیب ایک تولہ۔ قرص بنائیں۔

فوائد:- درد معدہ، دافع رطوبات معدہ، تپ بلغمی، تپ کہنہ وغیرہ کے لیے مجرب معمول ہے۔ **مقدار خوراک:-** سات ماشہ ہمراہ سکنجبین بزوری۔

قرص گل نمبر 1

نسخہ:- گل سرخ دس ماشہ، اصل السوس چار ماشہ، سنبل الطیب تین ماشہ، مصطگی ایک ماشہ، طباشیر ایک ماشہ۔

گلاب کے ہمراہ قرص بنائیں۔ **فوائد:-** مقوی معدہ و جگر، مفتح سُدہ جگر و طحال، دافع تپ بلغمی۔ **مقدار خوراک:-** سات ماشہ۔

قرص گل نمبر 2

نسخہ:- گل سرخ چار تولہ، اصل السوس مقشر ایک تولہ، سنبل الطیب ایک تولہ، مصطگی رومی چھ ماشہ، افسنتین چھ ماشہ۔

تیاری:- آب عنب الثعلب سے پیس کر قرص بنائیں۔

فوائد:- صلابت فم معدہ کے لیے مجرب معمول ہے۔ **مقدار خوراک:-** تین ماشہ سے نو ماشہ تک پیس کر شربت بزوری ایک تولہ ملا کر چاٹیں۔ اوپر سے عرق بادیان سات تولہ پیئیں۔

قرص گل نمبر 3

نسخہ:- گل سرخ دو تولہ، عصارہ غافث تین ماشہ، طباشیر تین ماشہ، رب السوس تین ماشہ کو کوفتہ بیختہ پانی کے ساتھ قرص بنائیں۔

فوائد:- سدہ جگر اور تپ بلغمی و صفراوی کے لیے مفید ہے۔ **مقدار خوراک:-** سات ماشہ تک۔

قرص گل نمبر 4

نسخہ:- مصطگی تین ماشہ، طباشیر تین ماشہ، سنبل الطیب دس ماشہ، اصل السوس چودہ ماشہ، گل سرخ تین تولہ، کوفتہ بیختہ گلاب کے ساتھ قرص بنائیں۔

فوائد:- یرقان کے واسطے تین ماشہ سے سات ماشہ تک ہمراہ شربت بزوری ایک تولہ اور سکنجبین دیناری ایک تولہ، عرق کاسنی مروق چار تولہ، عرق مکوہ مروق چار تولہ استعمال کریں۔

قرص گل نمبر 5

نسخہ:- گل سرخ تین تولہ، سنبل الطیب سات ماشہ، زعفران سات ماشہ، تخم خیار مقشر دس ماشہ، ترنجبین دس ماشہ، صمغ عربی تین ماشہ، کتیرا ماشہ۔ سب کو کوفتہ بیختہ پانی کے ساتھ قرص بنائیں۔

فوائد:- تپ مطبقہ، ورم جگر، ورم معدہ، تپ مرکب، صفراوی و بلغمی کے لیے مفید ہے۔ **مقدار خوراک:-** چار ماشہ سے سات ماشہ تک۔

قرص گل نمبر 6

نسخہ:- گل سرخ چودہ ماشہ، اصل السوس مقشر چودہ ماشہ، طباشیر سات ماشہ، سنبل الطیب سات ماشہ، افسنتین سات ماشہ، ترنجبین دس ماشہ پیس کر گلاب کے ہمراہ قرص بنائیں۔

فوائد:- تپ مرکب و تپ کہنہ کے لیے مجرب معمول ہے۔ بقدر پانچ ماشہ ہمراہ شربت بزوری اور چکیدہ کاسنی استعمال کریں۔

معجون گل سرخ نمبر 1

نسخہ:- گل سرخ ایک ماشہ، سعد کوفی ایک ماشہ، قرنفل ایک ماشہ، بسباسہ دس ماشہ، پوست ازرو اترج دس ماشہ، خرفہ دس ماشہ، تخم فرنجمشک دس ماشہ، مشک نافہ سات ماشہ۔ کوفتہ بیختہ بدستور معجون بنائیں۔

فوائد:- مالیخولیا اور توحش کو نافع ہے۔ دل کو قوت دیتا ہے۔ **مقدار خوراک:-** سات ماشہ۔

معجون گل سرخ نمبر 2

نسخہ:- گل سرخ چار تولہ، بیج سوسن چار تولہ، ریوند چینی سات ماشہ، لک مغسول سات ماشہ، مسیخہ زعفران ہر ایک ایک ماشہ، مر چار ماشہ۔

ترکیب تیاری:- زعفران کو سرکہ میں حل کریں اور باقی دواؤں کو کوٹ کر ملائیں۔ سہ چند شہد کے ساتھ معجون بنائیں۔

فوائد:- ورم جگر، ورم معدہ، استسقاء، فساد جگر اور درد معدہ کے لیے نافع ہے۔ **مقدار خوراک:-** سات ماشہ ہمراہ ادویہ مناسبہ۔

معجون دبیدالورد

نسخہ:- سنبل الطیب، مصطگی، زعفران، طباشیر، دار چینی، اذخر، اسارون، قسط شیریں، خافث، تخم کثوث، قوہ، لک مغسول، تخم کاسنی، تخم کرمن، زراوند طویل، حب بلسان، عود غرقی۔ ہر ایک تین ماشہ، گل سرخ سب کے برابر۔ کوفتہ بیختہ تین گنا شہد کے ساتھ معجون بنائیں۔

فوائد:- استسقاء کے لیے معمول، درد سر بارد، سدر، دوار، ضعف معدہ، نفیخ سدا جگر، تحلیل اورام اور دبیلات، مانع صعود ابخرہ، دوی طنین کے لیے مفید ہے۔ **مقدار خوراک:-** تین ماشہ سے سات ماشہ تک۔

دمہ کے لیے ایک فقیرانہ نسخہ

یہ نسخہ مجھے میری بیاض خاص سے ملا ہے اور افسوس یہ ہے کہ نسخہ عطا فرمانے والے کا نام درج نہیں ہو سکا۔ بہر حال جو صاحب بھی ہیں خدا انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

ھوالشافی:- گل قند دس تولہ، سفوف سنا مکی پانچ تولہ، مغز بادام پانچ تولہ، مویز منقی پانچ تولہ، شہد خالص آدھ سیر۔ حسب ترکیب معجون بنا کر چند دن رکھ دیں تا کہ تمام ادویہ باہم آمیز ہو کر نئے مرکب کی شکل اختیار کر لیں۔ کم از کم پندرہ دن تک رکھ دینا کافی ہے۔

مقدار خوراک ایک تولہ روزانہ بوقت صبح ہمراہ عرق گاؤ زبان وغیرہ۔

اس سے براہ پاخانہ بلغم کا اخراج ہوتا رہتا ہے اور آہستہ آہستہ مرض دمہ سے نجات حاصل ہو جائے گی۔

روغن گل سرخ، عطر گلاب (Oil of Roses)

صفات:- یہ روغن گل سرخ کے تازہ پھولوں سے کشید کیا جاتا ہے ہلکے زرد رنگ کا قلمی نیم منجمد مرکب، بو تیز، خوشگوار، مانند گل سرخ، ذائقہ شیریں۔

فوائد:- خوشبو کے کام آتا ہے اور تیلوں کو خوشبو دار کرنے کے واسطے ان میں شامل کیا جاتا ہے۔ روغن صندل کے ساتھ ملا کر بازاری عطر گلاب بنایا جاتا ہے۔ دواؤں کے ساتھ بطور بدرقہ استعمال ہوتا ہے۔

عطر گل سرخ

نسخہ:- گل سرخ پہاڑی کا بدستور سہ آتشہ یا چہار آتشہ عرق نکالیں اور سرد مقام پر کھلے برتن میں رکھ دیں۔ آٹھ پہر کے بعد دیکھیں۔ اس کے اوپر لطیف عطر موجود ہو گا۔ مرغ کے پر سے جدا کر کے شیشی میں رکھ دیں۔ یہ خالص عطر گلاب ہے جو قلیل مقدار میں نکلتا ہے اور اس میں نہایت تیز خوشبو ہوتی ہے۔ اگر روغن صندل کی زمین سے عطر نکالیں تو یہ عام عطر گلاب ہوتا ہے۔

فوائد:- مفرح، مقوی حواس ہے۔ بطور سونگھنے کے استعمال کریں۔

عرق گلاب (Rose Water)

نسخہ:- یہ گلاب کے تازہ پھولوں سے بطور عرق کشید کیا جاتا ہے۔ اس کو استعمال کرنے سے پہلے اس میں دو چند آب مقطر ملا لیتے ہیں۔

فوائد:- تفریح کے لیے مستعمل ہے۔ ادویہ کی ترکیب میں داخل ہوتا ہے۔ **مقدار خوراک:-** چار تولہ سے پانچ تولہ تک ہے۔

کولڈ کریم، مرہم گل سرخ

نسخہ:- خالص عرق گلاب دو آتشہ ساڑھے تین چھٹانک، سفید موم سوا تولہ، سپرما سیٹی (spermaceti) یعنی وہیل مچھلی کے سر کی چربی ساڑھے سات تولہ، روغن بادام ساڑھے چار چھٹانک، عطر گلاب آٹھ بوندیں۔

ترکیب تیاری:- سفید موم، سپرما سیٹی (spermaceti) اور روغن بادام کو پگھلا کر کھرل میں ڈالیں اور اس میں تھوڑا تھوڑا عرق گلاب ڈال کر خوب کھرل کریں۔ پھر اس میں عطر گلاب ملائیں اور سرد ہونے تک ہلاتے رہیں۔

فوائد:- چہرے پر ملنے سے اس کو نرم اور خوشبو دار رکھتی ہے۔

گل سرخ کے ذریعہ تیار ہونے والے کشتہ جات

گل سرخ بہت سے کشتہ جات کے لیے کارآمد ہے۔ چند ترکیبات حسب ذیل ہیں:-

صلایہ (کھرل) سم الفار

نسخہ:- سم الفار سفید ایک تولہ، دانہ الائچی خورد ایک تولہ، کافور ایک تولہ، کات سفید ایک تولہ، کھریا مٹی ایک تولہ۔ کوفتہ بیختہ ایک پاؤ گلاب کے ساتھ سحق کریں۔ گولیاں بقدر جو کے دانے برابر بنا لیں۔

فوائد:- آتشک اور فساد خون کے لیے مجرب ہے۔ ایک گولی ہمراہ چار تولہ گلاب بوقت صبح کھلائیں اور ایک روزہ کا ناغہ کر کے دوسرے روز زیادہ بدستور کھلائیں تاکہ بائیس روز کے عرصہ میں گیارہ گولیاں صرف ہوں۔ اسی قدر ازالہ مرض کے لیے کافی ہیں۔ گولیاں بعد از ناشتہ دیں۔

صلایہ (کھرل) سم الفار

نسخہ:- سم الفار بلوری کی سالم ڈولی دو تولہ، خاکستر درخت کیلا جس میں پھل نہ لگا ہو دو سیر، خاکستر چرچٹہ دو سیر۔

ترکیب تیاری:- مٹی کی پختہ ہانڈی میں پہلے کیلا کی راکھ نصف ڈالیں پھر چرچتہ کی نصف راکھ ڈالیں۔ اس پر سم الفار کی ڈلی رکھ کر باقی نصف راکھ چرچٹہ اور کیلا بالترتیب رکھ دیں۔ ہانڈی اتنی بڑی ہو کہ یہ چیزیں سما جائیں۔ نیچے بیر کی لکڑی کے خشک شدہ ٹکڑے جلاتے رہیں۔ جب راکھ کے اوپر دانہ جوار کھل جائے تو آگ جلانا بند کر دیں اور چوبیس گھنٹے کے بعد کھولیں۔ سم الفار شگفتہ ہو گا۔ اس کو آدھ سیر گلاب پہاڑی میں تھوڑا تھوڑا ڈال کر کھرل کریں تاکہ عرق جذب ہو جائے۔ جب خشک ہو تو شیشی میں رکھ دیں اور چھے ماہ بعد استعمال کریں۔ عرق جس قدر زیادہ جذب کرایا جائے گا اور کشتہ جتنا پرانا ہو گا اسی قدر زیادہ مفید ہے۔

فوائد:- یہ کشتہ اسرار مخفیہ میں سے ہے۔ پرانے بخار، فالج، لقوہ، ریاست اور ضعف باہ کے لیے اکسیر ہے۔

مقدار خوراک:- بقدر چوتھائی چاول ہے۔ طریق استعمال یہ ہے کہ پہلے کچھ حلوہ یا چوری کھا کر ایک لقمہ میں دوا ڈال کر کھا لیں۔ بخار کے لیے تین روز کافی ہے۔ فالج لقوہ میں غذا کبوتر کا گوشت، قوت باہ کے لیے غذا میں بچھڑے کا گوشت استعمال کریں۔ اگر اس کے کھانے سے گرمی محسوس ہو تو عرق گلاب چند گھونٹ پی لیں۔

صلایہ (کھرل) طلاء

نسخہ:- گل سرخ ایک لاکھ عدد کا مکرر سہ کرر عرق کشیدہ کرتے جائیں تاکہ تمام ایک لاکھ پھولوں سے سوا سیر عرق حاصل ہو۔ اس کی بو بہت ہی تیز اور تند ہو گی۔ ورق طلاء دو تولہ لے کر اس عرق کے ساتھ سنگ سماق کے کھرل میں صلایہ (کھرل) کرتے رہیں تاکہ تمام گلاب جذب ہو جائیں۔ طلاء مانند غبار ہو جائے گا۔ شیشی میں محفوظ رکھیں۔

فوائد:- تقویت اعضائے رئیسہ اور باہ۔ ازدیاد حرارت غریزی اور حفظ شباب کے لیے اکسیر ہے۔ مقدار خوراک نصف چاول سے ایک چاول تک اور زیادہ سے زیادہ ایک رتی تک بڑھائیں۔ سیب یا بہی یا شربت انار و عرق کیوڑہ و گاؤ زبان کے ساتھ چالیس یوم استعمال کریں۔

پرہیز:- ترشی، نمکینی، تیز چرپری چیزوں اور جماع سے پرہیز لازم ہے۔

کشتہ طلاء خاص

سونے کو کشتہ بنانے کی ترکیبیں تو صد ہا ہیں اور ہزاروں حکیموں اور سنیاسی اور بیسیوں دوا خانے اپنے طور پر بناتے ہیں مگر یہ کشتہ ان میں ایک امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ بڑے بڑے دوا خانے اس کو بنا کے گراں داموں میں رئیسوں اور نوابوں کو دیتے ہیں۔

ھوالشافی:- برادہ سونا (سوہان کردہ) پانچ تولہ، عرق گلاب سہ آتشہ ایک سیر۔ بذریعہ کھرل جذب کر کے اور ٹکیہ بنا کر دو مٹی کے سکوراں میں بند کر کے پچیس سیر اُپلوں میں پھونک دیں اور یہ عمل پورے پندرہ بار کریں۔ گویا پندرہ سیر عرق گلاب سہ آتشہ جذب کرا دیں۔ بس بے نظیر کشتہ سونا تیار ہے۔ جس کے سامنے بڑی بڑی یاقوتیاں ہیچ ہیں۔ یہ نسخہ بدن کے ہر کمزور عضو کو بفضلہ تعالی طاقت دیتا ہے اور ایک سوکھا سڑا مریض دنوں میں توانائی حاصل کر لیتا ہے۔ سوکھی سڑی گالیں پھول کی پتی کی طرح دکھنے لگتی ہیں۔ اجمل اعظم رحمۃ اللہ کے معمولات خاص میں سے تھا۔ خاص طور پہ دق سل کے مریضوں کے لیے آب حیات ہے۔

مقدر خوراک:- نصف چاول سے ایک چاول تک مکھن، ملائی یا مناسب خمیرہ میں بوقت صبح دیا کریں۔ "المسیح دہلی" سنہ 1924۔

سونے کا ایک اور اکسیر الاثر کشتہ

ھوالشافی:- سونا تیزابی دو تولہ۔ اسے پہلے عرق گلاب سادہ میں تر کر کے کم از کم سات بار دھو لیں تاکہ اس کی تیزابیت بالکل نکل جائے۔ پھر پختہ نہ گھسنے والے کھرل میں ڈال کر عرق گلاب بہاری (موسمی) گیارہ آتشہ جو گیارہ بار مکرر سہ کرد کشید کر کے گیارہ مرتبہ کشیدہ کیا گیا ہو، ڈال ڈال کر کھرل کرتے جائیں۔ یہاں تک کہ ایک بوتل عرق کی بذریعہ کھرل جذب کر دی جائے۔ اب اس کی کم از کم چار ٹکیاں بنا کر سایہ میں سکھا لیں اور پھر مٹی کی کوزہ میں بند اور ہلکی گل حکمت کر کے صرف ایک سیر اُپلوں کی آگ دے دیں مگر اپلے خالص جنگلی ہونے چاہییے۔ بس اکسیر الاثر کشتہ تیار ہے۔

مقدار خوراک:- بقدر دانہ باجرا مکھن میں لپیٹ کر کھلائیں۔ صاحب نسخہ نے اسے آخری حد تک مقوی کشتہ بتایا ہے مگر میں نے تا حال اسے نہیں بنایا۔

کشتہ مرجان طلائی

دل و دماغ کو تقویت دینے اور صنعت اعصاب کو دور کرتے ہیں ایک موثر کشتہ ہے اور سب سے بڑی عمر خوبی یہ ہے کہ بنانے میں زیادہ مشکل نہیں ہے۔

ھوالشافی:- شاخ مرجان مصفی (جس کی ترکیب صلایہ مرجان نقرئی میں اسی کتاب میں لکھ دی گئی ہے) پانچ تولہ، ورق طلاء یا چورہ ورق طلاء

ایک تولہ پختہ کھرل میں ڈال کر عرق گلاب سہ آتشہ میں ایک ہفتہ کھرل کر کے یوں ہی رکھ لیں تو صلایہ مرجان طلائی اور اس کی ماشہ ماشہ کی ٹکیاں بنا کر اور گل سرخ کے دس تولہ نغدہ میں بند اور گل حکمت کر کے دس سیر آگ دینے سے کشتہ مرجان طلائی تیار ہو گا۔ اس کو نکال کر کم از کم پانچ سے چھ گھنٹہ کھرل کر کے رکھ لیں۔

مقدار خوراک:- ایک چاول سے دو چاول مکھن یا خمیرہ گاؤ زبان سے دیں۔

فوائد:- ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعضاء رئیسہ، نسیان، وہم، جنون کے پریشان خیالی کے لیے مفید ہے۔

کشتہ ہیرا مرکب

کشتہ ہیرا مرکب ضعف باہ اور ذیابیطس کے لیے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ اگرچہ میں نے خود اس نسخہ کو تیار نہیں کیا مگر میرے محترم عزیز حکیم قاری حنیف اللہ سلمہ تعالےٰ نے تیار کیا ہے اور میں نے اُن کے پاس تیار شدہ دیکھا ہے۔

هوالشافی:- کشتہ سونا ایک تولہ، کشتہ سیسہ چھ ماشہ، کشتہ الماس ایک رتی، تینوں کو ملا کر عرق گلاب سہ آتشہ میں دن بھر چھ گھنٹہ تک کھرل کر کے ٹکیہ بنائیں اور دو خوردپیالوں میں بند اور گل حکمت کر کے ایک سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ علی ہذا پوری ایک سو ایک آگ دیں۔

ترکیب استعمال:- مقدار خوراک ایک خشخاش کے دانے کے برابر ہمراہ مکھن دیں۔ پیاس لگنے پر دہی اور مکھن پلاتے رہیں۔ (صدریہ)۔

کشتہ الماس

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر

مرد ناداں پہ کلامِ نرم و نازک بے اثر اقبالؒ

یہ شعر آپ نے بار ہا پڑھا یا سنا ہو گا مگر تا حال آپ نے اس کا مفہوم بھی سمجھا ہو گا کہ پھول کی نازک پتی سے ہیرے کا جگر کاٹ دینا جس طرح ناممکن ہے، مرد نادان پر نرم و نازک کلام کا اثر ہونا اس سے بھی زیادہ محال ہے لیکن شاید آپ کو یہ معلوم نہیں ہو گا کہ دراصل میں نے ایک سنیاسیانہ راز کو افشاء کیا ہے اور ایک طرح سے ایک مخفی حقیقت کو بر سر عام لایا گیا ہے۔ دراصل یہ خیال علامہ اقبال مرحوم نے بھرتری ہری سے لیا ہے اور اسی لیے بانگ درا میں تریاتھ بھرتری کے نام کا حوالہ بھی موجود ہے اور بھرتری ہری ایک اونچے درجے کے سادھو تھے۔ بہر حال ہم ذیل میں اس حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہیں۔ ہم اس وقت اس موقعہ پر اس قبیل کے دو نسخے پیش کرتے ہیں۔ پہلے آپ اس چیز کو ذہن میں رکھیے کہ جوبات یا جواہرات میں سے سب سے زیادہ سخت ہیرا ہوتا ہے جس کے متعلق یہ مشہور ہے کہ اگر اصلی اور خالص ہیرے کے دانے کو لے کر لوہے کے بڑے ٹکڑے پر رکھ کر لوہے کا ودان (ہتھوڑا) مار کر اسے توڑنا چاہیں تو اس میں کامیابی نہیں ہو گی بلکہ الماس ریزہ لوہے کے ٹکڑے میں یا ہتھوڑے میں دھنس جائے گا مگر ٹوٹے گا نہیں۔ لیکن عجیب بات یہ

ہے کہ گل سرخ کی نرم و نازک پنکھڑی اس کے جگر میں گھس کر اسے کشتہ بنا دے گی۔ یہ قدرت کی نیرنگیاں ہیں۔ ہاتھی جیسے قد آور حیوان کو وہ چیونٹی جیسی حقیر چیز سے مروا دیتا ہے۔ ہر کیف ہر دو نسخے حاضر ہیں۔

نسخہ نمبر 1:- عطیہ جناب حکیم سید منظور حسین صاحب سیاح

یہ نسخہ مجھے میرے عزیز محترم سید صاحب موصوف نے معمول مطب بنانے کو عطا فرمایا تھا جو میں قارئین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ آپ نے یقین دلایا کہ خوراکی طور پر جو صفات کشتہ الماس میں پائے جاتے ہیں وہ تمام کے تمام اس کشتہ میں پائے جاتے ہیں۔

کشتہ طلاء نقرئی مرکب

یہ نسخہ مجھے میرے محترم دوست مہر نور احمد سیال سے حاصل ہوا تھا اور ایسے موسم میں ملا تھا جبکہ گل سرخ بہاری کا موسم بس جا ہی رہا تھا۔ نسخہ کی تعریف کچھ اس انداز سے فرمائی کہ میں نے اس موسم میں ہی تیار کرنے کی ٹھان لی۔ ان دنوں میں گل سرخ ہمارے اپنے باغیچے میں تو اتنے کہاں سے ہم دست ہو سکتے تھے۔ ملتان ایسے شہر میں بھی پوری مقدار میں میسر نہ آسکے تو پھر بر خور دار حکیم امام الدین صاحب کو شجاع آباد کے علاقہ میں اس عزم سے روانہ کیا کہ جہاں سے بھی اور جس قیمت پر مل سکیں لے کر واپس آنا۔ چنانچہ بھاگم بھاگ کے بعد ضرورت کے قریب مل گئے اور کشتہ بنانے کی ضد پوری کر ہی لی۔ کشتہ بنانے کے بعد اس کی لطافت اور دل نواز رنگت نے ساری محنت بھلا دی۔ بہر حال نسخہ موصوفہ حاضر خدمت ہے۔

ھوالشافی:- برادہ سونا باریک ریتی سے کیا ہوا یا تیزابی تین ماشہ، برادہ چاندی چھ ماشہ، سیماب مصفی (پارہ صاف کیا ہوا)۔ تینوں ادویات کو پختہ کھرل میں ڈال کہ ایک یوم خشک حالت میں ہی خوب کھرل کریں اور دوسرے روز گل سرخ موسمی کی پتیوں کا نکالا ہوا پانی اتنا ڈالیں کہ تینوں دوائیں خوب تر ہو جائیں۔ زور دار ہاتھوں سے کھرل کرتے رہیں اور اس طرح کم از کم ایک سیر پانی بذریعہ کھرل اچھی طرح جذب کر دیں۔ بعد ازاں ٹکیہ بنا کر کسی چینی کی پلیٹ میں ایک کورا کاغذ رکھ کر یہ ٹکیہ رکھ دیں اور اسے سایہ میں خشک کریں۔ تیز دھوپ میں خشک کرنے سے پارہ کا کچھ حصہ فرار ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ بعد ازاں مٹی کی کلیہ میں اچھی طرح بند کر کے ہلکی کپروٹی کریں اور خشک ہونے کے بعد پھر ایک ململ کی دھجی سے گلپشن کریں۔ اسی طرح تین بار عسل کر کے خوب خشک کر لیں اور پھر پانچ یا چھ سیر اُپلوں کی آگ ہوا سے محفوظ جگہ دے دیں اور سرد ہونے پر نکال لیں۔ اگر رنگ سرخی مائل ہو تو بہتر ہے ورنہ سیاہ ہونے کی صورت میں پھر عرق گلاب سہ آتشہ میں دن بھر کھرل کر کے ٹکیہ بنا کر پھر اسی طرح آگ دیں۔ بس کشتہ مرکب تیار ہے۔

مقدار خوراک:- دو چاول سے چار چاول تک مکھن میں کھلائیں۔

فوائد:- ہر قسم کی نقاہت اور کمزوری۔ مثلاً کسی بھی بیماری سے پیدا ہونے والی کمزوری، دل، دماغ، جگر اور جنسی قوت کے لیے بہترین دوا ہے۔ میں نے ابھی تک ایک ہی بار تیار کیا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ اس کا بیشتر حصہ جناب حکیم سید منظور حسین سیاح نے ہی بار

بار طلب کر کے ختم کر دیا۔ اس لیے زیادہ سماعی طور پر مفید ہونے کا یقین کرتا ہوں۔

آپ حضرات میں سے جو صاحب بنانا چاہیں بصدق شوق تیار فرما سکتے ہیں مگر کھرل پختہ ہونی چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ پتھر گھس کر شامل ہو جائے۔

کشتہ الماس

ھوالشافی:- الماس ریزے جو کہ دو دو چاول سے زائد نہ ہوں۔ تین رتی لے کر انہیں کم از کم چوبیس گھنٹے تیزاب فاروقی جرمنی میں رکھ چھوڑیں اور پھر نکال کر ایک ٹکڑا ابرک پر رکھ کر کوئلوں کے دہکتے ہوئے انگاروں پر رکھیں اور جب الماس کے دانے لال سرخ ہو جائیں تو انہیں عطر گلاب قسم اول تین ماشہ کے اندر بجھاؤ دے دیں۔ پھر ایک فولادی چمٹی سے ہیرے کے دانوں کو نکال کر پھر ابرک کے ٹکڑے پر رکھ کر لال انگارا کریں اور بدستور سابق عطر گلاب میں بجھائیں جب عطر مذکورہ کم ہو جائے تو اس میں تین ماشہ عطر اور ڈال دیں تاکہ وہ دانے ہر مرتبہ عطر میں ڈوب جائیں۔ اسی طرح اس وقت تک یہ عمل جاری رکھیں کہ دانوں میں خستگی آ جائے۔

اس کے بعد گل سرخ تازہ فصلی کے پانچ تولہ نغدہ میں بند کر کے اس پر یکے بعد دیگرے تین گلپٹیاں مضبوط قسم کی کریں اور پھر خشک کر کے پانچ سیر کوئلوں کی آگ میں پھونک دیں۔ بفضلہ تعالیٰ یہ کنیاں قابل تسحیق (پیسک) ہو جائیں گی۔ اب اس کو سنگ سماق کے کھرل میں ڈال کر تمام دن آب گل سرخ یا عرق گلاب پنج آتشہ میں کھرل کر کے اور چھوٹی سی ٹکیہ بنا کر دو سیر اُپلوں میں پھونک دیں اور پھر خورد بین سے دیکھیں کہ اگر کوئی ذرہ چمکتا ہوا نظر آئے تو ایک روز پھر آب گل سرخ پنج آتشہ میں کھرل کر کے پھر بدستور آگ دے دیں۔ بس لا جواب کشتہ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے تیار ہو گیا۔

اس کی مقدار خوراک ایک خشخاش کا چوتھے حصہ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے اور سخت سردی کے موسم میں ہر مہینہ ایک خوراک کل تین خوراکیں۔ مکھن، گھی، دودھ وافر کھلائیں۔

آپ کی آسانی کے لیے ایک نکتہ

کشتہ کو پہلی آگ دے کر پسیک کریں اور پھر اس تین رتی کشتہ میں ایک تولہ برادہ طلاء یا نقرہ شامل کر کے تمام دن آب گل سرخ میں کھرل کریں اور بدستور آگ دیں اور اسی طرح کم از کم پانچ مرتبہ آگ دے لیں تو پھر کئی قسم کے نقصانات سے بچ جائیں گے اور کشتہ ہیرا مرکب طلاء یا مرکب نقرہ تیار ہو جائے گا۔

پھر آپ یہ دوا ایک رتی لے کر انگوروں کی گھانڈ چھ ماشہ میں ملا کر خوب کھرل کر کے رکھیں اور اس کی کل چوبیس خوراکیں بنا لیں اور کام میں لائیں۔

کشتہ طلاء

نسخہ:۔ اشرفی سکہ کہنہ جس کا سونا خالص ہوتا ہے مکان محفوظ میں سوہان کریں اور سنگ سماق کے کھرل میں آدھ پاؤ عرق گلاب سہ آتشہ کے ہمراہ تھوڑا تھوڑا ڈال کر سحق کرتے رہیں۔ جب سب عرق جذب ہو جائے تو اس کی ٹکیہ بنا کر دو سکوروں میں خفیف گل حکمت کریں اور سات سیر اُپلوں کے درمیان مکان محفوظ میں آگ دیں۔ اسی طرح پندرہ دفعہ کھرل کریں اور آنچ دینے سے عمدہ کشتہ تیار ہو جائے گا۔ پیس کر رکھ دیں۔

فوائد:۔ قوت باہ، اشتہاء اور تقویت اعضائے رئیسہ کے لیے نہایت مجرب ہے۔ تقویت معدہ کے واسطے طباشیر، ست گلو، دانہ الائچی خورد اور مصطگی کے ہمراہ کھلائیں۔ تقویت قلب کے واسطے مربہ سیب یا مربہ بہی یا شربت انار شیریں کے ساتھ استعمال کریں۔

مقدار خوراک:۔ آدھی رتی سے ایک رتی تک ہے۔

کشتہ طلاء

نسخہ:۔ تقریباً سوا لاکھ گل گلاب پہاڑی اصلی عمدہ لے کر بطریق معمول عرق نکالیں۔ پھر اس عرق میں اور تازہ پھول ڈال کر مکر رسہ کرر عرق نکالیں تاکہ آخری عرق کا وزن دو سیر پختہ رہ جائے۔ یہ بہت تیز ہو گا اور اس سے عطر گلاب کی بو آئے گی پھر ایک تولہ ورق طلاء لے کر آدھ پاؤ عرق تھوڑا تھوڑا ڈال کر کھرل کریں۔ جب عرق جذب ہو جائے تو اس کی ٹکیہ بنا لیں اور مٹی کے دو آب نادیدہ پیالوں میں رکھ کر اچھی طرح بند کر کے گل حکمت کریں اور گڑھے میں بیس سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکال کر اسی طرح دو آنچیں اور دیں۔ چوتھی مرتبہ ڈیڑھ چھٹانک عرق میں کھرل کر کے پندرہ سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ اسی طرح تین آنچیں دیں۔ ساتویں بار ایک چھٹانک عرق میں کھرل کر کے دس سیر کی آگ دیں۔ اسی طرح تین مرتبہ کریں۔ دسویں دفعہ نصف چھٹانک عرق سے کھرل کریں اور پانچ سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ یہ عمل گیارہ مرتبہ کریں۔ اس طرح ایک سیر اور پندرہ تولے عرق صرف ہو گا اور بیس آنچیں پوری ہوں گی۔ پھر دو تولہ عرق سے کھرل کر کے ڈھائی سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ اس طرح بتیس آنچیں دیں۔ کل باون آنچوں میں تمام عرق صرف ہو جائے گا۔ پھر گاؤ زبان، گل گاؤ زبان، گل نیلوفر، گل کیوڑہ، برادہ صندل سفید، برادہ صندل سُرخ، طباشیر، گلوئے، شگوفہ لیموں، جدوار خطائی، گل گوڑھل۔ سب بارہ ادویہ ہر ایک بیس تولہ لے کر بدستور بالا عرق گلاب ملا کر بار بار عرق نکالیں تاکہ سوا سیر عرق رہ جائے۔ پھر یہ عرق ڈھائی تولہ بذریعہ کھرل جذب کر کے ڈھائی سیر اُپلوں کی آگ دیتے جائیں تاکہ ایک سو ایک آنچیں پوری ہو جائیں۔ لا جواب کشتہ تیار ہو جائے گا۔

فوائد:۔ مقوی حواس ظاہری و باطنی۔ جمیع اوصاف اعلیٰ درجے کا کامل کشتہ ہے۔ مقدار خوراک ایک چاول ہمراہ مناسب بدرقہ دیں۔

ہر ایک مرض پر برتیں۔ جادو کا اثر دیکھیں گے۔ ذق اور سل تک کے لیے اکسیر ہے۔ ایک دفعہ محنت کر کے بنا لیں۔ مستغنی کر دے گا۔ اس میں اگر مندرجہ ذیل ادویہ ملا لیں تو صرف امراض قلب کے لیے کار آمد اور لا جواب ہے۔ اس وقت اسے اکسیر القلب کہنا بے جا نہ ہو

گا۔ اصلی زعفران، کشتہ مرجان، کشتہ مروارید، الائچی سفید، کشتہ عقیق، زہر مہرہ خطائی، مشک خالص، عنبر شب، کشتہ سنگ یشب، کشتہ نقرہ تمام ایک تولہ۔ کشتہ طلاء بہ ترکیب بالا چھ ماشہ خوب باریک پیس لیں۔

مقدار خوراک:- ایک رتی تک۔ فاحفظ (اسرار الاطباء)

کشتہ طلاء

نسخہ:- برادہ طلاء خالص، آب گل سرخ پہاڑی یا عرق گلاب دو آتشہ، آب بیخ گل عباسی، آب بیخ گل کلیال، آب پوست نیم، آب برگ تلسی تمام دس تولہ۔ ترتیب وار کھرل کر کے غلولہ بنا کر کوزہ گلی میں گل حکمت کر کے ہوا سے محفوظ گڑھے میں بارہ سیر اُپلوں کی عین وسط میں رکھ کے آگ دیں کشتہ ہو جائے گا۔

فوائد:- مقوی اعضائے رئیسہ و معدہ و اعصاب و حرارت غریزی اور ممسک ہے۔ دودھ ہضم کرتا ہے، چہرہ کو رونق دیتا ہے اور دل و دماغ، جگر، گردہ، مثانہ کی تمام بیماریوں میں مفید ہے۔ اسے کیمیائے بدن کہتے ہیں۔ مقدار خوراک ایک چاول سے دو چاول تک ہمراہ ادویہ مناسبہ۔

کشتہ طلاء

نسخہ برادہ یا ورق طلاء، سنگ یشب تمام ایک تولہ۔ دونوں کو سنگ سماق کے کھرل میں شیرا گلاب سے چہار پہر متواتر کھرل کر کے ٹکیہ بنا لیں اور کوزہ میں بند کر کے پانچ سیر جنگلی اُپلوں کی آگ دیں۔ اسی طرح کم از کم سولہ مرتبہ کھرل کر لیں اور آگ دیں۔ برنگ گل سرخ کشتہ ہو گا۔

فوائد:- مقوی اعضائے رئیسہ و باہ، دافع سل و دق، اسہال و کھانسی و ضیق النفس ہے۔ حرارت غریزی کو بڑھاتا ہے۔ منی کو پیدا کرتا ہے اور گاڑھا بناتا ہے۔ مقدار خوراک بقدر ایک جو مکھن میں یا ہمراہ ادویہ مناسب استعمال کریں۔

صلایہ طلاء

نسخہ:- سونا خالص ایک تولہ، سیسہ دو ماشہ۔ دونوں کو گلا کر کوٹ لیں اور سنگ سماق کے کھرل میں بارہ پہر عرق گلاب سے کھرل کر کے رکھ دیں۔

فوائد:- امراض سوداویہ، مالیخولیا، خفقان، تقویت اعضائے رئیسہ کے لیے بار ہا کا معمول اور مجرب ہے۔ مقدار خوراک ایک رتی سے تین رتی تک ہے۔

صلایہ نقرہ

نسخہ:- چاندی ایک تولہ، سیسہ، قلعی تمام دو ماشہ۔ سب کو گلا کر سرد کریں اور پھر کوٹ لیں۔ پھر اس سفوف کو سنگ سماق کے کھرل میں عرق گلاب کے ساتھ بارہ پہر سحق کر کے خشک کر لیں اور شیشی میں رکھ دیں۔

فوائد:- تقویت اعضائے رئیسہ اور دیگر امراض کے لیے معمول اور مجرب ہے۔ مقدار خوراک ایک رتی سے دو رتی تک یا زیادہ سے زیادہ چار رتی تک۔ موسم گرما میں گرم مزاج آدمی کو طبا شیر، دانہ الائچی خورد اور قدرے کافور کے ساتھ دیں۔ موسم سرما میں اور مرغوب المزاج کو ہمراہ قرنفل، جوز بوا کھلائیں۔

صلایہ نقرہ

نسخہ:- ورق نقرہ، طباشیر، ست گلو، دانہ الائچی خورد، زہر مہرہ خطائی تمام ایک تولہ۔ عرق گلاب دو آتشہ کے ساتھ چار پہر کھرل کریں۔ جب خشک ہو جائے تو شیشی میں رکھ دیں۔

فوائد:- ضعف دل، ضعف جگر، جریان، تپ ہر قسم کے لیے بقدر ایک رتی مسکہ یا مناسب ادویہ کے ساتھ کھلائیں۔

شگفت نقرہ

نسخہ:- برادہ چاندی ایک تولہ کو شیرا گلاب میں تین پہر کھرل کر کے قرص بنائیں۔ ایک چھٹانک گل گلاب کے نقدہ میں رکھ کر دھاگے لپیٹ دیں اور گڑھے میں گجپٹ کی آگ دیں۔ غالباً ایک آنچ میں ورنہ دوسری تیسری دفعہ کے عمل سے کشتہ ہو گا۔

فوائد:- خفقان، دمہ، مالیخولیا، وسواس کو دفع کرتا ہے۔ مقوی اعضائے رئیسہ و بدن ہے۔ مقدار خوراک ایک رتی ہے۔

کشتہ سنگ یشب

نسخہ:- سنگ یشب چار تولہ کو آگ میں گرم کر کے عرق گلاب سہ آتشہ میں اکیس دفعہ بجھا دیں۔ تین بار کے بعد عرق بدل دیا کریں۔ پھر ایک بوتل گلاب میں کھرل کر کے ٹکیہ بنائیں۔ جب خشک ہو تو برگ گاؤ زبان ایک پاؤ کے نقدہ میں بند کر کے گل حکمت کریں اور بیس سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ کشتہ ہو گا۔ اس کو ایک پاؤ گلاب سے کھرل کر کے رکھ دیں۔

فوائد:- ضعف قلب اور خفقان کے لیے مفید ہے۔ مقدار خوراک دو رتی سے چار رتی تک ہمراہ خمیرہ گاؤ زبان استعمال کریں۔

کشتہ عقیق

نسخہ:- عقیق سرخ ایک تولہ، سنگ جراحت ورقیہ چھ ماشہ، سنگ یشب تین ماشہ۔ سب ادویہ کو گلاب سہ آتشہ سے تین دن کھرل کر کے بیس سے پچیس سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ پھر شیرا گاؤ زبان سے کھرل کر کے قرص بنا لیں اور بدستور آگ دیں۔ تیسری دفعہ شیرا کلتھی سے سحق کر کے آگ دیں۔ عمدہ کشتہ ہو گا۔

فوائد:- مقوی اعضائے رئیسہ و گردہ ہے۔ گردہ اور مثانہ کی پتھری کو توڑ کر بہا دیتا ہے۔ مقدار خوراک ایک رتی تک ہے۔

کشتہ مروارید

نسخہ:- مروارید ناسفتہ ایک تولہ، سنگ یشب چھ ماشہ، سنگ جراحت پانچ ماشہ، مرجان چار ماشہ، عقیق تین ماشہ، یاقوت تین ماشہ، ورق طلاء ایک ماشہ، زہر مہرہ خطائی نصف ماشہ۔ سب ادویہ کو ایک سیر عرق گلاب، عرق کیوڑہ، عرق گاؤ زبان، عرق بید مشک، شراب برانڈی میں کھرل کر کے خشک کر لیں اور قرص بنا کے گلاب ایک پاؤ نقرہ میں گل حکمت کر کے پانچ سیر اُپلوں سے آگ دیں۔ کشتہ تیار ہو گا۔

فوائد:- ضعف قلب، خفقان، ادرار حیض، پرسوت ، اسہال ذوبانی، سل، دق، نفث الدم (خون تھوکنا) کے لیے مجرب معمول ہے۔ مقدار خوراک نصف رتی سے ایک رتی تک مربہ سیب، مربہ بہی یا مربہ آملہ کے ساتھ کھا کر اوپر سے شربت صندل تین تولہ عرق گاؤ زبان ایک تولہ ملا کر نوش کریں۔

صلایہ مرجان نقرئی

دل کی کمزوری اور دماغ کی کمزوری کے لیے لا جواب دوا صلایہ مرجان نقرئی بنائیے اور گرمی کے موسم میں استعمال کر کے بدن میں چستی و توانائی اور دل و دماغ میں فرحت و بشاشت پیدا کر لیجئے۔

ھوالشافی:- شاخ مرجان عمدہ پانچ تولہ، ورق نقرہ ایک سو تیس عدد متوسط، عرق گلاب پانچ آتشہ ایک بوتل۔

ترکیب ساخت:- شاخ مرجان کو پہلے ہاون دستے میں باریک کوٹ کر پختہ کھرل میں ڈال کر پیس لیں اور تھوڑا تھوڑا عرق گلاب ڈال کر پیستے رہیں۔ روزانہ چار گھنٹے پیسنے کے بعد ایک ایک ورق نقرہ ملاتے جائیں اور پھر پورا ایک ہفتہ تک ذرہ ذرہ عرق ڈال کر زور دار ہاتھوں سے پیستے رہیں اور بالکل خشک ہونے پر شیشی میں حفاظت سے رکھیں۔

مقدار خوراک:- صرف ایک رتی مکھن یا خمیرہ گاؤ زبان عنبری وغیرہ میں دیں۔ فی الواقع مقوی قلب و دماغ ہے اور ایسے ضعف باہ کے مریضوں کے لیے جن کو بوجہ کثرت جماع فعل جماع میں بہت کم لذت حاصل ہوتی ہو یا انتشار کامل نہ ہوتا ہو مفید شے ہے۔ علاوہ ازیں دل ڈوبنا، گھبراہٹ وغیرہ کے لیے بہترین دوا ہے۔

ترکیب عرق گلاب پنج آتشہ

گل سرخ کی تازہ پتیاں پانچ سیر لے کر اس کے پانچ حصے کر لیں۔ پہلے ایک حصہ لے کر اس میں آٹھ سیر پانی ڈال کر رات بھر بھگو رکھیں اور صبح بذریعہ انبیق آٹھ بوتلیں عرق کشید کر لیں۔ پھر اس میں دوسرا حصہ گل سرخ ملا کر اس قدر پانی ملائیں کہ وہ پھر آٹھ سیر ہو جائے۔ اسی طرح ہر بار نئے پھول ملانے اور عرق کی کمی پوری کرتے جائیں۔ یہاں تک کہ پانچویں مرتبہ آٹھ بوتلیں عرق بر آمد ہو جائے۔ یہ عرق کافی تیز اور خوشبو دار ہو گا۔ **فوائد:۔** ضعف دل و دماغ، جگر، باہ، معدہ ، امعاء وغیرہ کے لیے اکسیر دوا ہے۔

کشتہ جواہرات

یہ کشتہ زمرد، یاقوت، یشب، طلاء، مروارید وغیرہ گراں بہا ادویات کا مرکب ہے۔ یہ نسخہ مجھے میرے محترم دوست علامہ حکیم محمد عالم صاحب مرحوم سند و تمغہ یافتہ طبیہ کالج دہلی نے عطا فرمایا تھا بلکہ تیار شدہ کشتہ بھی عطا کیا تھا۔ صاحب نسخہ کی طبی قابلیت کے متعلق اتنا لکھ دینا کافی معلوم ہوتا ہے کہ جناب آفتاب حکمت حکیم کبیر الدین صاحب دہلوی کو بھی آپ کے تلامذہ سے ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ایک فاضل طبیب ہونے کے علاوہ حد درجہ کے خدا ترس، متقی اور عالم دین بھی تھے۔ کلام میں مطلق مبالغہ نہ فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ اپنے دوا خانہ کی فہرست شائع کی تو وہ بھی قطعی مبالغہ سے پاک تھی۔ ایسی تحریروں اور محرروں کی قدر بجز اللہ کے اور کون کرتا ہے ؟ اللھُمَّ اغْفِرلَہ آمین اور آپ کی جگہ آپ کے فرزند چوک فرید امرتسر میں مطب کرتے تھے۔

ھوالشافی:۔ مرجان ایک تولہ، زمرد سبز تین ماشہ، یا قوت اعلیٰ تین ماشہ، یشب سبز تین ماشہ، عقیق سرخ تین ماشہ، مروارید تین ماشہ، ورق طلاء تین ماشہ، ورق نقرہ تین ماشہ۔

ترکیب ساخت:۔ تمام ادویات کو پختہ اور نہ گھسنے والے کھرل میں ڈال کر کھرل کریں اور گل سرخ بہاری کا تازہ پانی نکال کر ڈالتے اور زور دار ہاتھوں سے کھرل کرتے جائیں۔ یہاں تک کہ بارہ گھنٹے لگاتار کھرل ہو جائے۔ بعد میں پانچ تولہ گل سرخ تازہ کے نغدہ میں تیار کر کے گل حکمت کریں اور پچیس سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ بس کشتہ جواہرات تیار ہو گا۔ نکال کر پھر کھرل میں ڈالیں اور چھ گھنٹے روح گلاب یا روح کیوڑہ میں کھرل کر کے کسی شیشی کے اندر سنبھال رکھیں۔

مقدار خوراک:۔ ایک چاول، خمیرہ گاؤ زبان عنبری یا مکھن گائے میں کھلایا کرتے ہیں۔

فوائد:۔ تمام اعضاء کی کمزوریوں کو دور کرنے کے لیے بفضلہ اکسیر بے نظیر ہے۔ باوجود آسانی سے تیار ہو جانے کے جواہر مہرہ کے قائم مقام ہے۔ سل و دق کے مریضوں کے لیے آب حیات ہے۔ مرتے ہوئے انسان کے منہ میں دو چاول ڈال دو۔ فوراً باتیں کرنے لگے گا۔ خفقان کی بہترین دوا ہے۔ جن لوگوں کو ضعف باہ بوجہ اعضائے رئیسہ کے ہو ان کے لیے تو بس ایک ہی چیز ہے۔ مفرحات اور یاقوتیوں کی روح

ہے۔ بنائیں اور آزمائیں کسی طبیب کا صندوقچہ اس نسخہ سے خالی نہیں رہنا چاہیے۔

نہایت مفید نوٹ

اگر گل سرخ تازہ میسر نہ آسکتے ہوں تو روح گلاب میں کھرل کر کے گل سرخ خشک کو روح گلاب میں کھرل کر کے نغدہ بنا کر کام لیا جا سکتا ہے۔ متوسط الحال و غربا حضرات کیلیے نادر تحفہ ہے۔

صلایہ زمرد سادہ

زمرد سبز کا ٹکڑا یا کٹر زمرد عمدہ دو تولہ لے کر ہاون دستے میں کوٹ لیں اور باریک ہونے پر پختہ اور عمدہ نہ گھسنے والے کھرل میں ڈال کر پیسیں اور کھرل کرنے کے دوران میں اتنا عرق گلاب سہ آتشہ یا پنج آتشہ ڈالتے جائیں جس سے دوا بخوبی تر رہے اور بہ آسانی پستی رہے۔ حتیٰ کہ کم از کم روز اور زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کھرل کر کے دوا کو خشک کر کے اور خشک کو بھی ایک دو گھنٹے کھرل کر کے صاف مصفی شیشی میں ڈال رکھیں۔

ترکیب استعمال:۔ مقدار خوراک ایک رتی مناسب مربہ یا خمیرہ میں دیا کریں۔

فوائد:۔ اس صلایہ کے فوائد بے شمار ہیں جو کہ مختصراً درج ہیں۔ بفضلہ دل کو فرحت بخشتا ہے۔ غم دور کرتا ہے۔ خصوصاً ایسے لوگوں کے لیے جن کا خواہ مخواہ دل پریشان اور مغموم رہتا ہو۔ یہ دوا بہت فائدہ مند ہے۔ جنون اور مرگی کو بہت سود مند ہے۔ دل، معدہ، جگر کو تقویت دیتا ہے۔ منہ کے راستے خون آنا، خونی دست، پیشاب کی رکاوٹ کو نافع ہے۔ پتھری کو توڑ پھوڑ کر نکال دینے میں نافع ہے۔ اگر کسی زہریلے جانور کے کاٹنے سے بدن میں زہر کا اثر ہو تو اس کے لیے مفید ہے۔ اندرونی زخموں کے لیے نہایت مفید ہے۔ غرضیکہ ایک ہمہ صفات موصوف دوا ہے۔

امیروں اور رئیسوں کیلیے ایک نادرہ روز گار تحفہ

کشتہ یاقوت طلائی مرواریدی

دل، دماغ، جگر اور باہ کی کمزوری کے مریضوں کے لیے بہترین تریاق ہے۔ یاقوت جواہرات میں ہیرے سے دوسرے نمبر میں شمار ہوتا ہے اور بہت سے رنگوں میں پایا جاتا ہے مگر سب سے بہتر سرخ رنگ قندھاری انار کے دانوں کے ہم رنگ شعاع دار ہوتا ہے۔ اس کو کشتہ بنانے کی ایک آسان اور مفید ترکیب ذیل میں عرض کی جاتی ہے۔

ھوالشافی:۔ یاقوت سرخ چھ ماشہ، بیخ مرجان تین ماشہ، شاخ مرجان تین ماشہ، مروارید خالص ڈیڑھ ماشہ، ورق طلاء ڈیڑھ ماشہ۔ سب کو عمدہ اور نہ گھسنے والے کھرل میں ڈال کر کھرل کریں اور باریک ہونے پر عرق گلاب عمدہ پانچ آتشہ خود کشید کردہ، جس کی ترکیب تیاری کشتہ

مرجان کے ضمن میں گزر چکی ہے، ڈال کر زور دار ہاتھوں سے پیستے رہیں۔ یہاں تک کہ آٹھ گھنٹے روزانہ کے حساب سے آٹھ دن میں چار گھنٹے کی مکمل پیسائی ہو جائے۔ خشک ہونے پر اس اکسیر بے نظیر کو پختہ بلوری شیشی میں ڈال کر سنبھال رکھیں۔

ترکیب استعمال:- مقدار خوراک ایک رتی مربہ سیب یا مربہ بہی یا خمیرہ گاؤ زبان میں کھلایا کریں۔

فوائد:- ضعف قلب، خفقان، وسواس، وہم، جنون، مرگی ایسی خوفناک اور مشکل سے علاج پذیر ہونے والی مرضوں میں انشاء اللہ بہت فائدہ مند ثابت ہو گا۔ ایک مرتبہ محنت سے بنائیے اور فائدہ حاصل کیجیے۔ گو ہے تو امیروں کے لائق استعمال اور ذرا محنت سے بننے والی دوا ہے مگر بہت مفید چیز ہے۔

صلایہ مرجان خاص الخاص

صلایہ مرجان کی یہ خاص اسراری و صدری ترکیب ہمیں ایک بلند پایہ حکیم فاضل وئید بوڑھے سوامی جی نے بتلائی تھی جو ہمارے پاس تشریف لائے تھے اور ڈیڑھ ہفتہ روڑی میں مقیم رہے تھے۔ سوامی جی نے بتلایا تھا کہ آج تک میں نے یہ کشتہ کسی کو نہیں بتلایا۔ یاقوتیاں اور مفرحات اس کے سامنے ہیچ ہیں۔ ضعف قلب کے ایسے متعدد مریضوں کے لیے، جو بیان کرتے تھے کہ ہمارا دل ریت کی دیوار کی طرح بیٹھا جا رہا ہے، میں نے اس کشتہ مرجان خاص کو عجب چیز پایا ہے اور صرف دو دو تین تین خوراکوں میں ہی صحت یاب ہوتے دیکھا ہے۔ سوامی جی نے کشتہ مرجان کی یہ خاص ترکیب بصد مشکل اس شرط پر بتلائی تھی کہ صرف ہم ہی اس سے فائدہ اٹھائیں اور شائع ہرگز نہ کریں۔ مگر ہم اپنے ناظرین کے سامنے یہ خاص اسراری چیز رکھے بغیر نہیں رہ سکتے اور یہ بھی ہمیں یقین واثق ہے کہ سوامی جی کی نظر جب کبھی بھی ان سطور پر پڑے گی تو وہ بری طرح تلملائے گے اور ہمارے اوپر برسے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ خیر

ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب اندا ختیم

اسراری ترکیب ملاحظہ ہو:-

نمک خوردنی ایک چھٹانک، پانی ڈیڑھ سیر پختہ میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ اس میں مرجان عمدہ پختہ پاؤ شامل کریں اور جوش دینا شروع کریں۔ جب اچھی طرح سے دو چار جوش آ جائیں تو اتار لیں اور مرجان کو علیحدہ کر کے سادہ پانی سے خوب دھوئیں۔ جب مرجان نمکینیت سے کلی طور پر پاک اور صاف ہو جائے تو ہاون دستے میں ڈال کر خوب کوٹ لیں۔ پھر پتھر کی کسی عمدہ اور نہ گھسنے والی کھرل میں ڈالیں اور عرق گلاب پنج آتشہ خانہ ساز تھوڑا تھوڑا ڈالتے رہیں اور خوب زور دار ہاتھوں سے کھرل کرتے جائیں۔ اس طرح کہ روزانہ کم از کم دس گھنٹے کھرل کرنا چاہیے اور پورا ایک ماہ کھرل کیا جائے۔ ایک ماہ میں دو بوتلیں عرق مذکورہ کی صرف و جذب کر دی جائیں۔ بس کشتہ مرجان خاص تیار ہو گا۔ محفوظ رکھیں۔

ترکیب استعمال:- ایک رتی سے چار رتی تک بوقت صبح نہار منہ مربہ آملہ کے ساتھ استعمال کیا کریں۔

فوائد:- ضعف قلب، ضعف دماغ اور ضعف باہ کے لیے عجیب دوا ہے۔ تجربہ سے تعلق رکھتی ہے۔

عرق گلاب پنج آتشہ کی ترکیب تیاری کشتہ مرجان نقرئی کے ضمن میں جو کتاب ہذا میں کسی اور جگہ درج ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

پچھلے ایام میں بر خور دار حکیم عبد القیوم صاحب سلمہ وار برٹن والوں سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے اس نسخہ کی بے حد تعریف کی۔ کہنے لگے کہ آپ کے اس نسخہ کو میں نے خوب آزمایا اور بے حد مفید پایا ہے۔ اس اکسیر کی میرے مطب میں بہت شہرت ہے۔

متفرقات

منہ کے آبلے

اگر گرمی کی وجہ سے منہ میں زردی مائل دانے پیدا ہو جائیں تو اس کے لیے مندرجہ ذیل نسخہ مفید ہے۔

ھوالشافی:- عرق گلاب خالص اور سرکہ انگوری برابر برابر ملا کر اس سے کلیاں کرائیں۔ بفضلہ تعالیٰ ان شاء اللہ چند بار کے عمل سے اس تکلیف سے نجات مل جائے گی۔

غریبوں کی ٹھنڈک

یہ ایک عجیب بات ہے کہ ہم نے کبھی اپنی کتاب کنز المجربات میں ایک نسخہ ٹھنڈک غریبوں کا جواہر مہرہ کے نام سے لکھا تھا۔ کیا پتہ تھا کہ ایک زمانہ ایسا بھی آ جائے گا جب ٹھنڈک کے معمولی اجزاء بھی اتنے گراں ہو جائیں گے کہ بے چارے غریب ٹھنڈک کو خریدنے سے بھی عاری ہو جائیں گے۔ آج ہم غریبوں کے لیے ایک ٹھنڈک کا نسخہ پیش کرتے ہیں۔ خدا نہ کرے کبھی یہ نسخہ بھی گراں داموں میں بننے لگے۔ اصل ٹھنڈک میں ورق نقرہ، الائچی خورد، شاخ مرجان، عقیق، سنگ یشب، کہربا شمعی جیسی چیزیں تھیں جو اس زمانہ میں بے حد سستی تھیں۔ مثال کے طور پر کہربا شمعی کا نرخ اس زمانہ میں تین چار روپے سیر تھا اور جب وہ گراں ہونے لگا تو اس کا بھاؤ سولہ روپے تولہ تک چڑھ گیا اور پھر بالکل بازار سے غائب ہی ہو گیا۔ اب کہربا شمعی کے نام سے جو چیز بک رہی ہے وہ پلاسٹک کی قسم سے بنی ہوئی کوئی چیز ہے۔ نا معلوم یہ گرانی کا عذاب ہمارے سروں سے کب ٹلے گا۔

بہر حال غریبوں کی ٹھنڈک کا نسخہ حاضر ہے۔

ھوالشافی:- گل سرخ بہاری، کشنیز، سنگ جراحت، ست پودینہ والی ٹکیاں برابر وزن لے کر اور سفوف بنا کر رکھیں۔

مقدار خوراک:- ایک ماشہ دن میں دو تین بار دیں۔ گرمی کی تقریباً ہر بیماری میں استعمال کریں۔ مثلاً قے، دست، دل کی دھڑکن، لو لگنا، پیاس کی زیادتی، جریان، احتلام، قبض کی زیادتی، ہاتھ پاؤں کی جلن۔

نوٹ:۔ اگر پیپر منٹ والی ٹکیاں خالص نہ ملیں تو پھر خالص مصری شامل کریں اور فی چھٹانک ایک رتی پیپر منٹ یا کافور دو رتی فی چھٹانک شامل کریں۔

زہروں کا تریاق

ھوالشافی:۔ گل قند آفتابی ایک تولہ، ریوند عصارہ ایک ماشہ، روغن بادام ایک ماشہ۔ ریوند عصارہ کو پیس کر گل قند میں ملائیں اور پھر روغن بادام شامل کریں۔ بوقت ضرورت بارہ برس کی عمر سے ساٹھ سال کی عمر تک ایک ہی خوراک ہے۔ بچوں کو حسب عمر کم دیں۔ زہر خوردہ کو شیر گاؤ جس میں گائے کا گھی بھی قدرے ملا لیا گیا ہو ملا کر ہلا دیں۔ خوب کھل کر قے ہو گی۔ پندرہ منٹ کے بعد ایک خوراک اور دے دیں۔

مرض ہیضہ کی ابتداء میں بہت مفید ہے۔ علاوہ ازیں درد معدہ، درد جگر، درد گردہ اور قولنج کے لیے بھی مفید ہیں۔ دوا کے پلانے کے بعد عرق سونف پانچ تولہ سے دس تولہ تک پلائیں اور ہر قے اور دست کے بعد پانچ تولہ عرق پلاتے رہیں۔ (صدری مجربات حصہ اول)

پیٹینٹ (Patent) میڈیسنز (Medicines) یا معالجات خاص از ڈاکٹر محمد فارق قادری

اس کتاب میں دور حاضر کی مشہور پیٹینٹ ادویات کا بالتفصیل تعارف کرایا گیا ہے۔ پیٹینٹ میڈیسنز پر یہ ایک جامع کتاب ہے۔ اس میں ان تمام ادویات کے نام، فارمولے، ترکیب استعمال اور فوائد بیان کیے گئے ہیں جو سالہا سال سے تمام دنیا میں بکثرت استعمال کی جا رہی ہیں۔ دور حاضر میں اس موضوع پر کوئی کتاب اردو یا انگریزی میں اس سے زیادہ جامع شائع نہیں ہوئی۔ غرضیکہ کہ دنیا کی مشہور ادویہ ساز کمپنیاں مثلاً برٹش شیرنگ، ایبٹ، روچی، سیبا، مے اینڈ بیکر، بوٹس، شیرنگ، گلیکسو، شارپ ڈھوم، للی، لیڈرے، سکیب وغیرہ کی معروف ادویات کا تعارف کرایا گیا ہے۔ یہ کتاب ایک عام میڈیکل پریکٹیشنر کو نسخہ نویسی کی بہت سی کتابوں سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

ضخامت 400 صفحات، قیمت پانچ روپے صرف۔